قادیانیوں کے مکمّل بائیکاٹ پر مُتفقّہ فتویٰ

قُرآنِ پاک اور اَحادیثِ مُبارکہ کی رَوشنی میں

اس کتاب میں قادیانیوں سے مکمل بائیکاٹ کے بارے میں اندرون پاکستان اور بیرون ممالک سے مختلف مکاتب فکر کے تقریباً 1000 سے زائد علماء کرام اور مفتیان عظام اور 100 سے زائد بڑے بڑے دینی مدارس کی مندرجہ ذیل دو باتوں پر متفقہ رائے ہے۔

1) قادیانی/مرزائی کافر، مرتد اور زندیق ہیں۔ وہ اپنے کفریہ عقائد کو اسلام سمجھتے ہیں اور مسلمانوں کو دھوکہ دیتے ہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی نبی ہے، جو اسے مانتا ہے وہ مسلمان ہے جو اسے نہیں مانتا وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ قادیانیوں/مرزائیوں کا حکم عام کافروں سے علیحدہ ہے۔ حکومت کا فرض ہے کہ وہ انہیں قتل کی سزا دے۔ علمائے کرام کا فرض منصبی ہے کہ وہ عوام الناس کو فتنہ قادیانیت سے آگاہ کریں اور قادیانیوں کا مکمل بائیکاٹ کروائیں۔ مسلمانوں کا فرض ہے کہ ان زندیقوں کا اقتصادی و معاشی اور معاشرتی و سیاسی مقاطعہ یا مکمل سوشل بائیکاٹ کریں۔

2) قادیانیوں/مرزائیوں سے خرید و فروخت، تجارت، لین دین، سلام و کلام، ملنا جلنا، کھانا پینا، شادی و غمی میں شرکت، جنازہ میں شرکت، تعزیت، عیادت، ان کے ساتھ تعاون یا ملازمت سب شریعت اسلامیہ میں سخت ممنوع اور حرام ہیں۔ قادیانیوں کا مکمل بائیکاٹ ان کو توبہ کرانے میں بہت بڑا علاج اور ان کی اصلاح اور ہدایت کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔ قادیانیوں کا مکمل بائیکاٹ ہر مسلمان کا اولین ایمانی فریضہ ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کی نشانی ہے۔

مُرتّب: مولانا خواجہ رشید احمد صاحب

مرکز سراجیہ لاہور پاکستان

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب .... قادیانیوں کے مکمل بائیکاٹ پر متفقہ فتویٰ

مرتب .... مولانا خواجہ رشید احمد صاحب

ناشر .... مرکز سراجیہ ٹرسٹ

قانونی مشیران .... ختم نبوت لائیرز فورم

سن اشاعت .... 1432ھ بمطابق نومبر 2011ء

مرکز سراجیہ گلی نمبر 4، اکرم پارک غالب مارکیٹ گلبرگ III لاہور، پاکستان

Tel: 0092 42 35877456

www.endofprophethood.com markazsirajia@hotmail.com

انتساب

شیخ المشائخ امامِ وقت حضرت مولانا

خواجہ خان محمدؒ رحمۃ اللہ علیہ

کے نام

جن کی سرپرستی، راہنمائی اور مشاورت سے موجودہ دور کے تمام مکاتب فکر کے علماء کرام، مفتیان کرام، مشائخ عظام، ممتاز اسکالرز، بڑے بڑے مدارس وجامعات اور مذہبی جماعتوں کے قائدین سے قادیانیوں کے مکمل بائیکاٹ پر فتاویٰ جات اور تحریریں اکٹھی کر کے اس جامع دستاویز کی شکل میں شائع ہوئی اور جو تحفظ ختم نبوت کے محاذ کے آج بھی تکوینی طور پر انچارج ہیں

فہرست

ترتیب عنوانات

صفحہ نمبر

- عرض ناشر 37
- شیخ المشائخ حضرت مولانا خواجه خان محمد رحمة الله علیه امیر مرکزیه عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت 41
- قادیانیوں سے مکمل بائیکاٹ پر دیوبندی مکتبہ فکر کا مؤقف 42
- قادیانیوں سے مکمل بائیکاٹ پر بریلوی مکتبہ فکر کا مؤقف 57
- قادیانیوں سے مکمل بائیکاٹ پر اہلحدیث مکتبہ فکر کا مؤقف 72
- قادیانیوں سے مکمل بائیکاٹ پر جماعت اسلامی کا مؤقف 77
- قادیانیوں سے مکمل بائیکاٹ پر تنظیم اسلامی کا مؤقف 79
- حضرت مولانا خواجہ خلیل احمد صاحب مدظلہ سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ میانوالی 81
- حضرت مولانا خواجہ رشید احمد صاحب مدظلہ مدیر مرکز سراجیہ لاہور / سجادہ نشین خانقاہ احمدیہ سراجیہ دادڑہ بالاشریف ساہیوال 87

- حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی صاحب مدظلہ — 93
  امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
- حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب مدظلہ — 95
  نائب امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
- حضرت مولانا خواجہ عزیز احمد صاحب مدظلہ — 96
  نائب امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
- **خصوصی شکریہ** حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری صاحب مدظلہ — 97
  ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
- **خصوصی تعاون** حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب مدظلہ — 97
  مرکزی رہنما عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
- حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی صاحب مدظلہ — 98
  مرکزی رہنما عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
- حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی صاحب مدظلہ — 101
  مرکزی ناظم تبلیغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
- حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحب مدظلہ — 103
  امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور
- حضرت مولانا عزیز الرحمٰن ثانی صاحب مدظلہ — 106
  مرکزی ناظم شعبہ اطلاعات ونشریات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

قادیانیوں کا مکمل بائیکاٹ **دیو بندی مکتبہ فکر کا مئوقف**	111
❑ استفتاء	112
❑ فتویٰ حضرت مفتی ولی حسن ٹونکی رحمۃ اللہ علیہ	114
❑ دارالعلوم دیو بند ہندوستان	130
❑ فتویٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مفتی سعید احمد جلالپوری رحمۃ اللہ علیہ	130
❑ دارالافتاء جامعہ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی ❁ مولانا مفتی محمد عبدالمجید دین پوری صاحب نائب رئیس دارالافتاء	131
❑ دارالافتاء جامعہ اشرف المدارس کراچی ❁ مولانا عبدالحمید ربانی صاحب مدظلہ رئیس دارالافتاء ❁ حضرت مولانا مفتی محمد نعیم صاحب ❁ ڈاکٹر عبدالمقیم صاحب مدظلہ خلیفہ مجاز حکیم اختر صاحب دامت برکاتہم	132
❑ دارالافتاء جامعۃ الرشید ناظم آباد کراچی ❁ حضرت مولانا مفتی ابولبابہ شاہ منصور صاحب ، مولانا مفتی محمد صاحب	133

- ❑ دارالافتاء جامعہ بنوریہ العالمیہ کراچی 134
- ❁ حضرت مولانا مفتی عبداللہ شوکت صاحب رئیس دارالافتاء

- ❑ دارالافتاء جامعہ فاروقیہ کراچی 135
- ❁ مفتی عبدالباری صاحب
- ❁ مفتی محمد یوسف افشانی صاحب
- ❁ مفتی سمیع اللہ صاحب
- ❁ مفتی احمد خان صاحب دارالافتاء
- ❁ مولانا منظور احمد مینگل صاحب استاذ الحدیث

- ❑ الجامعۃ العربیہ احسن العلوم کراچی 136
- ❁ مفتی محمد زرولی خان صاحب رئیس دارالافتاء

- ❑ جامعہ اشرفیہ لاہور 138
- ❁ مفتی احمد علی صاحب
- ❁ مفتی حمید اللہ جان صاحب مدظلہ رئیس دارالافتاء
- ❁ مفتی شیر محمد صاحب
- ❁ مفتی محمد زکریا صاحب
- ❁ مولانا عبدالرحیم چترالی صاحب
- ❁ مفتی داؤد احمد صاحب
- ❁ مفتی محمد معاذ صاحب
- ❁ مفتی غلام مصطفیٰ صاحب
- ❁ مولانا یوسف خان صاحب استاذ الحدیث

- ❑ جامعہ حقانیہ ساہیوال سرگودھا 139
- ❁ حضرت مولانا مفتی عبدالقدوس ترمذی صاحب مدظلہ رئیس دارالافتاء

- حضرت مولانا طارق جمیل صاحب (تبلیغی جماعت والے) 141
- دارالافتاء مدرسۃ الحسنین فیصل آباد
  - حضرت مولانا عبیداللہ صاحب مدظلہ
  - حضرت مفتی احمد علی صاحب مدظلہ
  - مفتی عثمان یاسر صاحب
  - مولانا زبیر احمد شاہ صاحب، حضرت شیخ رمزی الحبیب صاحب
  - مولانا شبیر احمد مدنی صاحب، مولانا عارف صاحب
  - مولانا شاہد جاوید صاحب، حضرت شیخ ابوبکر صاحب

- دارالافتاء جامعہ مخزن العلوم عیدگاہ خانپور 142
  - مفتی طاہر احمد جالندھری صاحب رئیس دارالافتاء
  - مولانا سید جاوید حسین شاہ صاحب مدظلہ

  - مولانا عدنان کاکاخیل صاحب 142

- دارالافتاء مرکزیہ دعوت وارشاد چنیوٹ 143
  - مولانا محمد الیاس چنیوٹی جانشین مولانا منظور احمد چنیوٹیؒ
  - مولانا محمد ایوب چنیوٹی صاحب
  - مولانا محمد ادریس صاحب بن مولانا منظور احمد چنیوٹیؒ
  - مولانا محمد ثناء اللہ صاحب بن مولانا منظور احمد چنیوٹیؒ
  - مولانا محمد بدر عالم صاحب بن مولانا منظور احمد چنیوٹیؒ
  - مولانا مشتاق احمد صاحب (استاد تخصص رد قادیانیت)
  - مولانا محمد اسماعیل صاحب
  - مولانا خالد محمود صاحب، مولانا مفتی انوار الحق صاحب
  - مولانا مفتی ابوسفیان صاحب، مولانا بلال احمد صاحب
  - مولانا محمد ابوبکر صدیق صاحب

❑ مفتیان جھنگ کا متفقہ فتویٰ 145

- مفتی ابوعبیداللہ محمد رمضان (رئیس المدرسین جامعہ العلوم الشرعیہ جھنگ)
- مفتی عبدالغنی صاحب (دارالافتاء جامعہ محمودیہ جھنگ)
- شیخ الحدیث مفتی عبدالرحیم صاحب (دارالافتاء جامعہ محمودیہ جھنگ)
- مفتی محمد ارشاد صاحب (معہد الفقیر الاسلامی جھنگ)
- مفتی ریاض احمد (دارالافتاء جامعہ حدیقۃ العلوم جھنگ)

❑ دارالافتاء جامعہ خیرالمدارس ملتان 146

- حضرت مولانا مفتی اسحاق صاحب
- حضرت مولانا مفتی عبدالحکیم صاحب نائب مفتی
- حضرت مولانا مفتی محمد عثمان صاحب معین مفتی دارالافتاء
- حضرت مولانا مفتی محمد عبداللہ صاحب رئیس دارالافتاء

❑ دارالافتاء دارالعلوم عیدگاہ کبیروالا خانیوال 148

- مفتی حامد حسن صاحب مدظلہ
- مولانا حفیظ اللہ ڈیروی صاحب

❑ مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ 149

- **امام اہل سنت استاذالعلماء شیخ التفسیر و الحدیث حضرت مولانا محمد سر فراز خان صفدر رحمۃ اللہ علیہ**

- شیخ الحدیث مولانا اللہ یار رحمۃ اللہ علیہ
- شیخ الحدیث مولانا عبدالقدوس قارن صاحب
- مولانا محمد فیاض خان سواتی صاحب
- مولانا مفتی محمود الحسن طیب صاحب رئیس دارالافتاء
- مولانا منہاج الحق صاحب، مولانا ظفر فیاض صاحب
- مولانا ابوعرباض محمد اقبال خان سواتی صاحب
- مولانا نعمت اللہ صاحب، مولانا شاہ نواز فاروقی صاحب

- مولانا محمد شہزاد صاحب، مولانا صہیب صاحب
- مولانا محمد سعید صاحب، مولانا عبدالقیوم صاحب
- علامہ زاہد الراشدی صاحب

- دارالافتاء جامعہ عربیہ انوار العلوم نوشہرو فیروز 150
- مولانا مفتی محمد ادریس سومرو صاحب
- مولانا مفتی خیر محمد حنفی صاحب

- مفتی امداد اللہ انور صاحب جامعہ قاسم العلوم ملتان 151

- شیخ الحدیث ڈاکٹر شیر علی المدنی اکوڑہ خٹک 152

- دارالافتاء دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک 152
- مفتی قیصر محمود صاحب کوہاٹی، مفتی صلاح الدین صاحب کوہاٹی
- مفتی ابو عمر اسفند یار صاحب چارسدوی
- مفتی ابوحسان نعمان بدر صاحب بٹ خیلہ
- مفتی حافظ محمد عثمان صاحب چارسدوی

- دارالافتاء دارالعلوم مدنیہ بہاولپور 153
- مفتی محمد یوسف الحسینی صاحب، مفتی احمد سفیان صاحب

- دارالافتاء جامعہ عثمانیہ پشاور 154
- مفتی غلام الرحمٰن صاحب (رئیس دارالافتاء)
- مولانا تحمید اللہ صاحب
- مفتی نجم الرحمٰن صاحب، مولانا حمید اللہ صاحب
- مولانا حسین احمد صاحب، مولانا ریاض محمد صاحب

- مفتی غلام الرحمٰن صاحب جامعہ عثمانیہ پشاور 155

- دارالافتاء جامعہ امدادالعلوم پشاور 156
- مفتی سبحان اللہ جان صاحب (رئیس دارالافتاء)
- مولانا نقیب اللہ صاحب
- مولانا الطاف الرحمٰن صاحب
- مفتی شیر محمد حقانی صاحب
- مولانا عزیز الحسن صاحب (ابن مولانا محمد حسن جان شہیدؒ)
- مفتی عبداللہ امین صاحب
- مفتی حذیفہ صاحب

- دارالافتاء جامعہ اسلامیہ باب العلوم کہروڑ پکا 157
- شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی صاحب مدظلہ
- مفتی ابوطلحہ ظفر اقبال صاحب

- جامعہ امدادیہ فیصل آباد 158
- مفتی منظور احمد صاحب
- مفتی محمد طیب صاحب 159
- مولانا محمد زاہد صاحب
- مفتی حبیب اللہ صاحب 159
- حافظ محبوب الحسن صاحب 160
- مولانا عبدالنعیم صاحب مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور

- دارالافتاء جامعہ اسلامیہ امدادیہ چنیوٹ 163
- مولانا سیف اللہ خالد صاحب ناظم جامعہ اسلامیہ امدادیہ
- مفتی عبدالباسط صاحب، مفتی محمد اشفاق صاحب
- مفتی محمد رفیق صاحب
- مولانا محمد فاروق صاحب

❑ دارالافتاء جامعہ قاسم العلوم ملتان 163

❑ دارالافتاء دارالعلوم نعمانیہ صالحیہ ڈیرہ غازی خان 165

❁ شیخ الحدیث مولانا علاؤالدین صاحب مدظلہ

❑ دارالافتاء دارالعلوم مدنیہ ڈسکہ سیالکوٹ 165

❁ حضرت مولانا فیروز خان رحمۃ اللہ علیہ فاضل دارالعلوم دیوبند

❁ مولانا محمد اسحاق صاحب صاحب

❁ حضرت مولانا غلام مرتضی صاحب

❁ مولانا طیب صاحب

❑ دارالافتاء مرکز اہلسنت والجماعت سرگودھا 166

❁ مولانا محمد الیاس گھمن صاحب

❁ مولانا محمود عالم صفدر اوکاڑوی صاحب

❁ مولانا مقصود احمد صاحب پاکپتنی

❁ مولانا عبدالغفار فاروقی صاحب

❁ مفتی مظہر اقبال صاحب

❁ مولانا خبیب احمد گھمن صاحب

❁ حافظ مہر محمد صاحب

❁ مولانا مہر اللہ دتہ بہاولپوری صاحب

❑ دارالافتاء جامعہ رشیدیہ ساہیوال 167

❁ حضرت مولانا فضل احمد صاحب (فاضل دارالعلوم دیوبند)

❁ شیخ الحدیث مولانا عبدالحمید صاحب

❁ مفتی ظہور احمد صاحب

❁ مولانا شاہد عمران عارفی صاحب

❁ مولانا کلیم اللہ رشیدی صاحب

- ☐ دارالافتاء جامعہ عربیہ سراج العلوم سرگودھا 168
  - ابوسعید مفتی عبدالمعید صاحب
- ☐ دارالافتاء مفتاح العلوم سرگودھا 169
  - مفتی محمد طاہر مسعود صاحب
  - مولانا ابوحسان مشتاق صاحب
  - مولانا عصمت اللہ صاحب
  - مولانا محمد ابراہیم صاحب
  - مولانا شفیق احمد صاحب
- ☐ دارالافتاء جامعہ قاسمیہ ڈیرہ غازی خان 170
  - مولانا مفتی قاضی خالد محمود صاحب
  - مفتی توقیر احمد صاحب
  - مفتی ثناء اللہ صاحب
  - مفتی محمد عمر فاروق محمود کوٹی
- ☐ دارالافتاء دارالقرآن والحدیث للدراسات راولپنڈی 171
  - مولانا مفتی عبدالرحمٰن صاحب
- ☐ دارالافتاء اظہار الاسلام چکوال 172
- ☐ دارالافتاء والقضاء الشرعی مرکزی مسجد کوئٹہ 173
- ☐ دارالافتاء جامعہ فاروقیہ شیخوپورہ 174
  - مولانا محمد عالم صاحب
  - مولانا محمد طاہر صاحب
- ☐ دارالافتاء مدرسہ عربیہ قاسم العلوم مانسہرہ 175
  - مفتی داؤد صاحب مدظلہ
  - مفتی بلال احمد صاحب شاہی مسجد پسرور 175

- دارالافتاء جامعہ حمیر اللبنات رحیم یار خان 176
  - مولانا عبدالغنی طارق لدھیانوی صاحب
  - مفتی عطاء المنعم صاحب

- دارالافتاء جامعہ رحیمیہ حسینیہ کلورکوٹ 177
  - مولانا سعید الرحمٰن البازی صاحب

- دارالافتاء جامعہ عثمانیہ شورکوٹ 178
  - مفتی محمد عمر خالد صاحب
  - مولانا زاھد محمود صاحب
  - مفتی محمد حسن الفقیر صاحب

- دارالافتاء دارالعلوم محمدیہ حنفیہ احسن المدارس اوکاڑہ 179
  - مفتی غلام مصطفیٰ صاحب

- دارالافتاء دارالعلوم زکریا اسلام آباد 180
  - مفتی فیض الدین صاحب
  - مفتی حفیظ الرحمٰن صاحب

- دارالقضاء والافتاء جامعہ عربیہ احسن العلوم کوئٹہ 181
  - مفتی عبدالباری صاحب

- دارالافتاء جامعہ اصحاب صفہؓ راولپنڈی 182
  - مفتی محمد اسماعیل طورو صاحب
  - مفتی رحمت اللہ صاحب
  - مولانا محمد عبدالمالک صاحب

- دارالافتاء جامعہ خیر العلوم خیر پور ٹامیوالی 183
  - مفتی محمد معین الدین صاحب
  - مفتی محمد ارشاد الحق صاحب

- دارالافتاء دارالعلوم فیصل آباد 184
  - مفتی محمد صدیق صاحب
  - شیخ الحدیث مولانا عبدالکریم احمد صاحب
  - مولانا عبیداللہ صاحب

- دارالافتاء جامعہ منظور الاسلامیہ لاہور 185
  - مولانا محمد اسداللہ فاروق صاحب
  - مفتی عزیز الرحمٰن صاحب
  - پیر سیف اللہ خالد صاحب
  - مولانا عبیدالرحمٰن صاحب

- دارالافتاء جامعہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ رائیونڈ روڈ لاہور 185
  - مفتی محمد رئیس سرومی صاحب رئیس دارالافتاء
  - مفتی ریحان محمود صاحب

- دارالافتاء آزاد کشمیر میر پور 186
  - قاضی رویس خان ایوبی صاحب

- دارالافتاء الجامعہ الاسلامیہ (ملحقہ جامعہ اشرفیہ لاہور) امبورہ مظفر آباد 187
  - مفتی الطاف حسین صاحب

❑ دارالافتاء جامعہ اشرفیہ نیلا گنبد لاہور	188
❁ مولانا خالد محمود صاحب، مولانا محمد ادریس صاحب	
❑ دارالافتاء جامعہ سیدنا اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ بہاولپور	190
❑ دارالافتاء مدرسہ مدینۃ العلوم سرگودھا	192
❁ مفتی محمد طیب صاحب، مولانا محمد حبیب اللہ صاحب	
❁ مولانا محمد امجد صاحب، مولانا محمد ابراہیم صاحب	
❑ دارالافتاء مدرسہ اشرف العلوم گوجرانوالہ	192
❁ مفتی اسامہ بن عبدالمجید صاحب	
❁ مفتی فخر الدین صاحب، مولانا عبدالوہاب صاحب	
❑ دارالافتاء جامعہ سراج العلوم مانسہرہ	193
❁ مولانا سید غلام نبی شاہ صاحب	
❑ دارالافتاء جامعہ محمدیہ تونسہ شریف	194
❁ مولانا حبیب الرحمٰن صاحب، استاذ الحدیث محمد عباس صاحب	
❑ دارالافتاء مدرسہ امدادیہ مانسہرہ	195
❁ مفتی مسعود الرحمٰن صاحب، مفتی ادریس ضیاء صاحب	
❁ مولانا محمد فرید صاحب، مولانا وقار صاحب، مولانا عابد صاحب	
❁ مولانا محمد قاسم طیب نقشبندی صاحب جامعہ عمر خطاب شنکیاری	
❑ دارالافتاء مدرسہ فتح العلوم چنیوٹ	196
❁ استاذ الحدیث مفتی محمد یعقوب خانپوری صاحب	

- استاذ الحدیث مولانا عبدالرب تونسوی صاحب
- مفتی محمد بلال صاحب، مولانا محمد عثمان صاحب
- مفتی محمد آصف رشید صاحب، مولانا محمد اعظم صاحب

- ☐ دارالافتاء جامعہ دارالعلوم حقانیہ چنیوٹ 197
- مفتی شفیق احمد صاحب

- مفتی محمد ساجد لاہوری صاحب جامعہ حنفیہ سراج العلوم لاہور 198

- ☐ دارالافتاء دارالعلوم مری 199
- مفتی عطااللہ عباسی صاحب، مفتی خالد حسین عباسی صاحب

- مفتی عبدالقیوم صاحب جامعہ قاسمیہ اوکاڑہ 199

- مفتی لیاقت علی نقشبندی صاحب فاضل نصرۃ العلوم گوجرانوالہ 200

- ☐ دارالافتاء مدرسہ قاسم العلوم لاہور 204
- شیخ التفسیر مولانا محمد اجمل قادری صاحب
- مفتی سیّد احمد صاحب
- مولانا ابوعثمان معین الدین وٹو صاحب

- مفتی عبدالرزاق صاحب خطیب تبلیغی مرکز پاکپتن 205

- ☐ دارالافتاء جامعہ حنفیہ انوریہ اوکاڑہ 206
- مولانا محمد عبداللہ، مفتی عبدالرحیم صاحب

- مفتی حافظ غلام یاسین صاحب جامع مسجد مدنیہ لاہور 206

- جامعہ اشرفیہ لاہور 207
- مولانا عبدالرحمٰن اشرفی صاحب رحمۃ اللہ علیہ
- مولانا فضل الرحیم صاحب
- مولانا عبیداللہ انور صاحب
- پروفیسر محمد سعد صدیقی صاحب، اسلامک سٹڈیز پنجاب یونیورسٹی لاہور

- جامعہ مدنیہ جدید و خانقاہ حامدیہ رائیونڈ روڈ لاہور 208
- مولانا محمود میاں صاحب

- مدرسہ عربیہ نجم المدارس ڈیرہ اسماعیل خان 208
- مولانا عبدالکریم صاحب

- مولانا امیر حسین شاہ گیلانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ
نائب امیر جمعیت علماء اسلام پاکستان 209

- حضرت مولانا محمد نافع صاحب مدظلہ فاضل دارالعلوم دیوبند 210

- مولانا امجد خان صاحب مرکزی رہنما جمعیت علماء اسلام پاکستان 210

- مولانا محمد عبداللہ صاحب جامعہ قادریہ بھکر مرکزی رہنما جمعیت علماء اسلام پاکستان 211

- مولانا سیف الدین صاحب مدرسہ مخزن العلوم غالب مارکیٹ گلبرگ لاہور 212

- مولانا عبدالمالک شاہ رحمۃ اللہ علیہ مدرسہ نصرت العلوم گوجرانوالہ 212

- مفتی محمد عیسیٰ صاحب جامعہ مفتاح العلوم گوجرانوالہ 213

❁ مولانا قاضی حمید اللہ خان صاحب مدرسہ مظاہر العلوم گوجرانوالہ	213
◻ جامعہ مدنیہ کریم پارک لاہور	214
❁ مولانا رشید میاں صاحب	
❁ مفتی نعیم الدین صاحب استاذ الحدیث، مولانا سعید احمد صاحب	
❁ حضرت مولانا علی شیر حیدری شہید رحمۃ اللہ علیہ	215
◻ جامعہ حنفیہ تعلیم الاسلام جہلم	216
❁ مولانا قاری خبیب عمر صاحب رحمۃ اللہ علیہ	
❁ مولانا عالم طارق صاحب برادر مولانا اعظم طارق شہیدؒ	217
❁ ڈاکٹر سعید عنایت اللہ صاحب مدرس مدرسہ صولتیہ مکۃ المکرمہ	217
❁ مولانا سید محبوب شاہ ہاشمی صاحب خلیفہ مجاز شیخ الحدیث قطب الاقطاب حضرت مولانا محمد زکریا کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ	218
❁ حضرت مولانا عبدالحفیظ مکی صاحب مدظلہ خلیفہ مجاز شیخ الحدیث قطب الاقطاب حضرت مولانا محمد زکریا کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ	219
❁ ڈاکٹر احمد علی سراج صاحب انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ، کویت	220
❁ مولانا ثناء اللہ صاحب مدرسہ جامعہ اسلامیہ کھٹمنڈو، نیپال	221
❁ قاری شبیر احمد عثمانی صاحب جامعہ عثمانیہ چناب نگر	221

□ مجلس احرار اسلام پاکستان 222
❁ سید عطاالمہیمن شاہ بخاری صاحب
❁ سید محمد کفیل شاہ بخاری صاحب
❁ عبداللطیف خالد چیمہ صاحب
❁ مولانا محمد مغیرہ صاحب جامع مسجد احرار چناب نگر 223

❁ حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب دامت برکاتہم 224
❁ پیر ذوالفقار احمد نقشبندی صاحب مدظلہ

□ جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک 225
❁ حافظ محمد انوار الحق حقانی صاحب

□ جامعہ قادریہ حنفیہ ملتان 227
❁ مولانا محمد نواز صاحب

❁ مولانا قاضی عبدالرشید صاحب ڈپٹی سیکٹری جنرل وفاق المدارس 227

□ جامعہ دارالعلوم مدنیہ بہاولپور 229
❁ مولانا عطاء الرحمٰن صاحب

□ جامعہ عربیہ دارالقرآن کرخ خضدار 229
❁ قاری عبدالرحمٰن صاحب رکن مجلس عاملہ وفاق المدارس پاکستان

□ جامعہ رحیمیہ ترتیل القرآن رحیم یار خان 230
❁ مولانا نعیم احمد عباسی صاحب

❁ قاری مشتاق احمد رحیمی صاحب مسئول وفاق المدارس العربیہ قصور 232

- ❁ قاضی محمود الحسن اشرف صاحب جامعہ دار العلوم اسلامیہ مظفر آباد 232
- ❁ مولانا عبدالرحمٰن صاحب جامعہ فتحیہ اچھرہ لاہور 233
- ❁ مولانا ظہور احمد علوی صاحب جامعہ محمدیہ اسلام آباد 234
- ❁ مولانا عبدالکریم ندیم صاحب صدر مجلس علماء اہلسنت پاکستان 236

- ☐ ورلڈ پاسبان ختم نبوت 236
- ❁ مولانا محمد انعام الحق صاحب
- ❁ صاحبزادہ مولانا محمد عمار طارق صاحب 237
- ❁ علامہ ممتاز اعوان صاحب 238

- ☐ دار العلوم اسلامیہ کامران بلاک لاہور 239
- ❁ مولانا عبدالرحمٰن صاحب
  خلیفہ مجاز حضرت اقدس سید نفیس الحسینی شاہ صاحب نور اللہ مرقدہ
- ❁ مولانا نذیر احمد صاحب 240

- ❁ قاری علیم الدین شاکر صاحب 240
  خلیفہ مجاز حضرت اقدس سید نفیس الحسینی شاہ نور اللہ مرقدہ

- ❁ قاری فضیل الرحمٰن عثمانی صاحب مدرسہ امداد العلوم وحدت کالونی لاہور 241

- ☐ دار العلوم انوریہ ڈھینڈہ ہری پور ہزارہ 242
- ❁ قاضی عبدالباقی صاحب

- ❁ مولانا شمس الرحمٰن العباسی خطیب مسجد غفوری سولجر بازار کراچی 242

- مولانا حفیظ الرحمٰن صاحب امیر شبان ضلع ہری پور 243
- حضرت مولانا عبدالستار تونسوی صاحب مدظلہ 244
- مولانا حافظ عبدالاول بنوری صاحب مسئول وفاق المدارس صوابی 244
- مولانا حبیب اللہ صاحب مدرسہ فرقانیہ لورالائی بلوچستان 245

- مدرسہ مخزن العلوم لورالائی بلوچستان 245
- مولانا عبدالرحمٰن شاہ صاحب مدرسہ فیض العلوم لورالائی

- مولانا محمد حسین صاحب امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لیہ 246
- مولانا عبدالستار مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لیہ

- جامعہ تعلیم القرآن ژوب بلوچستان 247
- مولانا سیف الرحمٰن صاحب
- مولانا منیب الرحمٰن صاحب 247
- مولانا عبداللہ شاہ صاحب 248

- قاری کمال الدین صاحب مرکزی مسجد لورالائی بلوچستان 248

- مدرسہ ناصر العلوم لورالائی 249
- مولانا فخر الدین صاحب
- شیخ الحدیث مولانا فضل الدین کبزی صاحب

- سنی حنفی دار العلوم عباس پور پونچھ، آزاد کشمیر 250
- علماء کرام کے تائیدی دستخط 251

❑ جامعہ عربیہ سراج المدارس ٹیکسلا	252
❁ مولانا محمد حق نواز صاحب، مولانا محمد حبیب الرحمٰن صاحب	
❁ مولانا محمد عزت نور صدیقی صاحب خلیفہ حکیم محمد اختر شاہ صاحب مدظلہ	253
❁ مولانا محمد عبدالجبار صاحب دارالعلوم النبویہ جامعہ قاسمیہ مظفر گڑھ	253
❁ مولانا ڈاکٹر سیف الدین صاحب ناظم وفاق المدارس العربیہ پاکستان	254
❁ مولانا اصلاح الدین حقانی صاحب مدرسہ دارالعلوم الاسلامیہ لکی مروت	256
❁ مولانا مولا بخش صاحب مدرسہ عربیہ صدیقیہ مستونگ بلوچستان	257
❁ مولانا مجاہدین صاحب مسئول وفاق المدارس کوہاٹ	257
❑ دارالافتاء دارالعلوم کوثر القرآن بٹگرام	258
❁ مفتی بخت منیر صاحب، مولانا فریدالدین صاحب	
❁ مولانا عظمت اللہ بنوی صاحب جامعہ المرکز الاسلامی بنوں	259
❑ دارالافتاء دارالعلوم الشہابیہ سیالکوٹ	260
❁ مفتی عارف حسین صاحب	
❁ قاضی محمد الیاس صاحب مرکزی جامع مسجد ہری پور	261
❁ حافظ محمد ایوب صدیقی صاحب مرکزی جامع مسجد ہری پور	262

❁ مولانا محمد الیاس گھمن صاحب 263

❁ مولانا ابواحمد نور محمد قادری تونسوی جامعہ عثمانیہ رحیم یار خان 263

❁ مولانا عبدالغفور صاحب مرکزی جامع مسجد باغ والی وہاڑی 264

□ دارالافتاء دارالعلوم ربانیہ پھلور ٹوبہ ٹیک سنگھ 265

❁ مفتی شیر محمد صاحب، مولانا ضیاءاللہ صاحب

❁ مولانا شمس تبریز ثاقب صاحب مدنی مسجد تبلیغی مرکز مانسہرہ 265

□ دارالعلوم مدنیہ رسول پارک ملتان روڈ لاہور 266

❁ مولانا محمد اسماعیل فیض صاحب، مولانا محمد ادریس صاحب

❁ مولانا احسان الٰہی صاحب، مولانا محمد کاشف صاحب

❁ مولانا محمد عمران صاحب، مولانا عبدالشکور صاحب

❁ مولانا عنایت اللہ صاحب، مولانا حمید حسین صاحب

❁ مولانا مفتی خالد برہان صاحب، مولانا حمید حسین صاحب

❁ مولانا عبدالوحید صاحب، مولانا انتظار احمد صاحب

❁ مولانا قاری محمد غازی صاحب جامع مسجد حنفیہ نجف کالونی اقبال ٹاؤن لاہور

□ جامعہ ملیہ اسلامیہ چنیوٹ 267

❁ مولانا محمد ابوبکر مدرسہ عربیہ دارالہدیٰ چوکیرہ سرگودھا 268

❁ مولانا شاہ عبدالعزیز مجاہد صاحب کرک 268

❁ مولانا عبدالقادر صاحب جامعہ نعمانیہ کوئٹہ 269

❁ مولانا سید عطاء المہیمن شاہ بخاری صاحب امیر مجلس احرار اسلام پاکستان	269
☐ جامعہ محی الاسلام عثمانی اوکاڑہ	270
❁ مولانا بشیر احمد حصاروی صاحب جامعہ معارف اسلامیہ رحیم یار خان	271
❁ مولانا حافظ طاہر محمود صاحب مدرسہ جامعہ اسلامیہ قصور	273
❁ مولانا حافظ رحمت اللہ صاحب جامعہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہری پور	274
☐ جامعہ اسلامیہ ایبٹ آباد	275
❁ مولانا تاج محمود صاحب جامعہ انوار القرآن مانسہرہ	276
❁ مولانا فضل الرحمٰن صاحب مدرسہ نصرۃ الحق حنفیہ لاہور	277
❁ صاحبزادہ محمد شہاب الدین صاحب مدرسہ انوار السراج خانقاہ موسیٰ زئی شریف	279
❁ مولانا فداء الرحمٰن کشمیری صاحب چکار آزاد کشمیر	280
☐ دارالافتاء جامعہ مدنیہ چنی گوٹھ، احمد پور شرقیہ ❁ مفتی زبیر احمد صاحب	281
❁ قاضی گل رحمٰن صاحب جامع مسجد مدنی ہری پور شہر	282
❁ مولانا احمد سعید صاحب دار العلوم مجددیہ کوٹ نجیب اللہ ہری پور	283

❁ مولانا محمد رمضان صاحب مسجد غلہ منڈی سرگودھا 284

❁ مولانا سعید الرحمٰن قریشی صاحب 285
❁ پیر ابوذر غفاری خطیب جامع مسجد صدیق اکبرؓ اسلام آباد

❑ جامعہ عائشہ صدیقہؓ (للبنات) راولپنڈی 285

❑ دارالافتاء جامعہ الاسلامیہ آلائی، صوبہ سرحد 286
❁ مولانا مفتی غلام اللہ صاحب، مولانا سراج الحق صاحب
❁ مولانا محمد شفیع صاحب
❁ مولانا شاہ ولی اللہ صاحب دارالعلوم محمدیہ بٹگرام آلائی

❑ جامعہ اسلامیہ مخزن العلوم لورالائی 287
❁ مولانا اشرف علی صاحب، مولانا عبداللہ جان صاحب
❁ مولانا سیف الرحمٰن صاحب، مولانا عبداللطیف صاحب
❁ مولانا عبدالغفور صاحب، مولانا حبیب الرحمٰن صاحب
❁ مولانا فیض محمد صاحب، مولانا عبدالرحمٰن صاحب، مولانا محمد عمر صاحب

❁ مولانا اشفاق احمد ربانی صاحب دارالعلوم تعلیم الاسلام عباسپور آزاد کشمیر 288

❁ ڈاکٹر حکیم عبدالباسط صاحب جامعہ عثمانیہ ہری پور 290

❁ مولانا امان اللہ خان صاحب اتحاد اہل سنت والجماعت ہری پور 291
❁ مفتی عبدالصبور خان صاحب

❑ دارالافتاء جامعہ حنفیہ بورے والا 292
❁ مفتی عبدالرحمٰن صاحب

□ دارالافتاء جامعہ خالد بن ولیدؓ وہاڑی 292

❁ مفتی محمد عبداللہ صاحب

❁ مولانا ظفر قاسم صاحب, مولانا محمد عابد ندیم صاحب

□ جامعہ مدنیہ جامع مسجد باغ والی وہاڑی 293

❁ مفتی عبدالعزیز صاحب،مولانا شکیل احمد صاحب

□ جامعہ اسلامیہ محمودیہ سرگودھا 294

❁ مولانا محمد عدنان صاحب،مولانا حمید اللہ شاہ صاحب

❁ مولانا محمد مشرف علی صاحب

❁ مولانا وقار الحق عثمان صاحب دارالعلوم معارف القرآن حنفیہ مانسہرہ 295

❁ مولانا محمد اشرف صاحب

❁ مولانا ضیاء الحق صاحب دارالعلوم عثمانیہ مدنی مسجد تبلیغی مرکز مانسہرہ 296

❁ مولانا سید اورنگزیب شاہ صاحب جامعہ عثمانیہ اتحاد آباد حسن ابدال 297

❁ مولانا عبدالاحد صاحب مدرسہ عربیہ جامعہ اشرفیہ اوکاڑہ 297

❁ مولانا سید نواب حسین صاحب دارالعلوم جامعہ حسینیہ شنکیاری 298

□ جامعہ اشاعت القرآن مانسہرہ 299

❁ مولانا خلیل الرحمٰن صاحب،مولانا عبداللہ صاحب

❁ مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ 300
جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

❁ مولانا حسین احمد صاحب سربراہ جمعیت علماء اہلسنت پاکستان لاہور 301

❑ جامعہ دارالعلوم کراچی 302
❁ مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب مدظلہ
❁ مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہ
❁ مولانا محمود اشرف صاحب
❁ مولانا سید حسین احمد صاحب
❁ مولانا عبدالرؤف سکھروی صاحب

❁ امجد محمود صاحب چشتی نقشبندی 304
خلیفہ مجاز پیر ذوالفقار احمد نقشبندی صاحب مدظلہ

❁ مولانا محمد ناصرالدین صاحب مدظلہ 305
خلیفہ مجاز حضرت مولانا علاؤالدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ

❁ خلیفہ عبدالقیوم صاحب مدظلہ ڈیرہ اسماعیل خان 306

❁ مولانا محمد اکرم اعوان صاحب (تنظیم الاخوان) 307

❁ مفتی سعید حسن صاحب مدظلہ خانقاہ جمیلیہ رائیونڈ 308

❁ حضرت مولانا صوفی محمد سرور صاحب مدظلہ 308
شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ لاہور

❁ مولانا عبدالوہاب شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ 309
خلیفہ مجاز پیر ذوالفقار احمد نقشبندی صاحب مدظلہ

❁ حضرت مولانا جاوید حسین شاہ صاحب مدظلہ جامعہ عبیدیہ فیصل آباد	310
❁ مولانا قاضی محمد ارشد الحسینی صاحب مدظلہ	311
❁ جناب پیر عزیز الرحمٰن ہزاروی صاحب مدظلہ	311
❁ مولانا عبدالجلیل رائے پوری صاحب رحمۃ اللہ علیہ خانقاہ گلشن قادریہ ڈھڈیاں شریف سرگودھا	312
❁ حضرت مولانا میاں سراج احمد صاحب دین پوری مدظلہ درگاہ عالیہ دین پور شریف	313
❁ مولانا عبدالرحمٰن صاحب مدظلہ شاہ عالمی مظفر گڑھی خلیفہ مجاز حضرت سید نفیس الحسینی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ	315
❁ حضرت مولانا شاہ عالم گورکھپوری صاحب مدظلہ نائب ناظم کل ہند تحفظ ختم نبوت، دارالعلوم دیوبند انڈیا	317
❁ حضرت مولانا محب اللہ صاحب مدظلہ خلیفہ مجاز شیخ المشائخ خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد رحمۃ اللہ علیہ	324
❁ حضرت مولانا گل حبیب صاحب مدظلہ خلیفہ مجاز شیخ المشائخ خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد رحمۃ اللہ علیہ	325

- حضرت مولانا عبدالغفور صاحب مدظلہ خلیفہ مجاز شیخ المشائخ خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد رحمۃ اللہ علیہ 326
- حاجی محمد عبدالرشید صاحب مدظلہ خلیفہ مجاز شیخ المشائخ خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد رحمۃ اللہ علیہ 327
- حضرت مولانا نذر الرحمٰن صاحب مدظلہ خلیفہ مجاز شیخ المشائخ خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد رحمۃ اللہ علیہ 328

تبلیغی جماعت کا متفقہ مؤقف

قادیانیوں کا مُکمّل بائیکاٹ
بریلوی مکتبہ فکر کا مئوقف 329

- استفتاء 330
- ڈاکٹر محمد سرفراز نعیمی الازہری شہیدؒ جامعہ نعیمیہ گڑھی شاہو لاہور کا مفتی محمد امین صاحب دامت برکاتہم العالیہ کے تفصیلی اور تحقیقی جواب پر تبصرہ 332
- فتوٰی مولانا مفتی ابوسعید محمد امین صاحب دامت برکاتہم 333
- ☐ دارالافتاء دارالعلوم ضیاء شمس الاسلام سیال شریف سرگودھا 349
- حضرت مولانا مفتی اصغر علی صاحب

- ☐ جامعہ فریدیہ ساہیوال 350
- ☐ دارالافتاء دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف 351

بانی حضرت ضیاء الامت پیر محمد کرم علی شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ

- ❁ مفتی شیر محمد خان صاحب مدظلہ، مفتی محمد اقبال شاہ گیلانی صاحب مدظلہ
- ❁ سید محمد نبیل الرحمٰن شاہ بخاری صاحب مدظلہ کرمانوالہ شریف اوکاڑہ 356
- ☐ دارالافتاء جامعہ نعیمیہ لاہور، دارالافتاء جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور 357
- ❁ مولانا سلیم اللہ اویسی صاحب مدظلہ خطیب جامع مسجد دربار حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ 358
- ☐ دارالافتاء منہاج القرآن 359
- ❁ مفتی عبدالقیوم ہزاروی صاحب
- ☐ دارالافتاء دارالعلوم انجمن نعمانیہ لاہور 359
- ❁ مفتی غلام رسول اشرفی صاحب، سید عثمان علی شاہ صاحب، مولانا عبدالقدیر صاحب
- ❁ ------------ 362
- ☐ جامعہ رضویہ ٹرسٹ لاہور 363
- ❁ جناب مفتی رب نواز صاحب
- ☐ دربار عالیہ نیریاں شریف تراڑکھل سدھنوتی 366
- ❁ جناب محمد وسیم شوکت صاحب
- ☐ دارالافتاء اہل سنت جامع مسجد کنزالایمان کراچی 367
- ❁ مفتی عبدالمذنب فضیل رضا صاحب القادری العطاری

❁ جناب مفتی غلام رسول مجددی سیفی صاحب 370

❁ جناب محمد ندیم کھوکھر سراجی صاحب مدظلہ سلسلہ عالیہ سراجیہ حقانیہ 371

❑ جمعیت علماء پاکستان 372
❁ حضرت صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر صاحب مدظلہ صدر جمعیت علماء پاکستان
❁ حضرت مولانا انس نورانی صاحب مدظلہ امیر جمعیت علماء پاکستان
❁ حضرت قاری محمد زوار بہادر صاحب مدظلہ مہتمم جامعہ محمدیہ رضویہ لاہور

❁ مولانا سید شبیر احمد ہاشمی رحمۃ اللہ علیہ مرکزی نائب صدر جمعیت علماء پاکستان 373

❁ مفتی محمد ہدایت اللہ پسروری صاحب جامعہ غوثیہ ہدایت القرآن ملتان 374

❑ آستانہ عالیہ نقشبندیہ آلومہار شریف 375
❁ صاحبزادہ افتخار الحسن شاہ صاحب جانشین حضرت فیض الحسن شاہ صاحب رحمۃ علیہ

❁ حضرت علامہ ناصر جاوید سیالوی صاحب اہلسنّت وجماعت میرپور 376

❑ درگاہ عالیہ حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ سائیں کوٹ مٹھن شریف 377
❁ حضرت مولانا خواجہ فرید احمد کوریجہ صاحب مدظلہ

❁ حضرت مولانا احمد سعید ہاشمی صاحب مدظلہ معین الاسلام جامعہ قادریہ سرگودھا 377

❑ تاریخی فتویٰ 378
❁ الشیخ مفتی ابوداؤد محمد صادق صاحب حفظہ اللہ امیر جماعت رضائے مصطفیٰ

قادیانیوں کا مُکمّل بائیکاٹ
اہلحدیث مکتبہ فکر کا مئوقف

380

□ استفتاء 381

❁ حافظ محمد عمر صدیق صاحب حفظہ اللہ، گوجرانوالہ 383

❁ حافظ محمد الیاس الاثری صاحب حفظہ اللہ مرکز الاصلاح اہلحدیث گوجرانوالہ 388

□ دارالافتاء جامعہ اسلامیہ سلفیہ نصر العلوم اہلحدیث گوجرانوالہ 388
❁ مفتی محمد امین بن عبدالرحمٰن صاحب حفظہ اللہ

□ دارالافتاء جامعہ اسلامیہ اہلحدیث گوجرانوالہ 389
❁ مولانا فاروق احمد صاحب حفظہ اللہ

❁ حافظ ابتسام الٰہی ظہیر صاحب حفظہ اللہ جمعیت اہلحدیث پاکستان 390

❁ شیخ الحدیث والتفسیر مفتی عبید اللہ عفیف صاحب حفظہ اللہ جمعیت اہلحدیث پاکستان 402

❁ مولانا مبشر احمد مدنی صاحب حفظہ اللہ جامع مسجد قباء اقبال ٹاؤن لاہور 403

❁ مفتی ابوالحسن مبشر احمد ربانی صاحب حفظہ اللہ مرکز الحسن لاہل الحدیث لاہور 412

❁ مولانا عبدالولی صاحب حفظہ اللہ دارالسلام لاہور 417

❁ حافظ صلاح الدین یوسف صاحب حفظہ اللہ مشیر وفاقی شرعی عدالت پاکستان 417

❁ شیخ الحدیث حافظ مسعود عالم صاحب حفظہ اللہ 418

❁ مولانا ارشاد الحق اثری صاحب حفظہ اللہ 419

❑ دارالسلام لاہور 419

❁ مولانا محمد عثمان صاحب ،مولانا آصف اقبال صاحب ،مولانا ابو الحسن عبدالخالق صاحب ، مولانا ابو عبداللہ محمد عبدالجبار صاحب حفظہم اللہ

❁ حافظ محمد عثمان مدنی صاحب حفظہ اللہ مرکز اہلحدیث راوی روڈ لاہور 421

❁ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم صاحب حفظہ اللہ ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان 421

❑ دارالافتاء جامعہ اہلحدیث چوک دالگراں 422

❁ شیخ الحدیث والتفسیر مفتی عبیداللہ عفیف صاحب حفظہ اللہ

❁ پروفیسر شہاب الدین مدنی صاحب حفظہ اللہ امیر مرکزی جمعیت اہلحدیث کشمیر 434

❑ جامعہ تعلیم القرآن کوٹلی، آزاد کشمیر 434

❑ دارالقضاء والافتاء جامع مسجد القادسیہ چوبرجی لاہور 436

❁ مفتی عبدالرحمٰن رحمانی رحمۃ اللہ علیہ

❁ شیخ الحدیث مولانا محمد رفیق صاحب حفظہ اللہ دارالحدیث محمدیہ جلالپور پیروالا ملتان 437

❁ مولانا ابو عمر عبدالعزیز النورستانی صاحب حفظہ اللہ جامعہ الاثریہ پشاور 438

❁ حافظ زبیر علی زئی صاحب حفظہ اللہ مدرسہ اہل الحدیث حضرو، اٹک 440

❁ مولانا ابو محمد حافظ عبدالستار الحماد صاحب حفظہ اللہ مرکز الدراسات الاسلامیہ، میاں چنوں 441

447 ❁ ابن ادریس محمد نعمان فاروقی صاحب حفظہ اللہ مدیر ماہنامہ ضیاء حدیث

449 ❁ مفتی امین اللہ پشاوری صاحب جامعہ تعلیم والقرآن والسنتہ پشاور

451 قادیانیوں کا مُکمّل بائیکاٹ
جماعت اسلامی کا مئوقف

452 ❁ شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمالک صاحب منصورہ

452 ❁ جناب حافظ محمد ادریس صاحب

453 ❁ جناب لیاقت بلوچ صاحب

453 ❁ جناب فاروق احمد صاحب

453 ❁ جناب فرید احمد پراچہ صاحب

454 ❁ جناب قاضی حسین احمد صاحب

455 ❁ جناب سید منور حسن صاحب امیر جماعت اسلامی

456 قادیانیوں کا مُکمّل بائیکاٹ
تنظیم اسلامی کا مئوقف

457 ❁ جناب حافظ محمد عاکف سعید صاحب امیر تنظیم اسلامی

458 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد
مدعی نبوت اور اس کے ماننے والے

459 تحریر: حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر رحمۃ اللہ علیہ

عرض ناشر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَکَفٰی وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی اَمَّا بَعْدُ:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان مبارک ہے کہ ''میری امت میں تیس جھوٹے پیدا ہوں گے، ہر ایک یہی کہے گا کہ میں نبی ہوں حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں، میرے بعد کسی قسم کا کوئی نبی نہیں''۔

انہی جھوٹوں میں سے ایک جھوٹا مرزا غلام احمد قادیانی بھی ہے۔ برصغیر پاک و ہند میں انگریز نے مرزا غلام احمد قادیانی سے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کروایا۔ مرزا قادیانی نے اپنے کفریہ عقائد کو حقیقی اسلام کہا اور لوگوں کے سامنے بھی ان کفریہ عقائد کو اسلام کہہ کر پیش کیا۔ مرزا قادیانی کے ان کفریہ عقائد میں سے ایک کفریہ عقیدہ انگریز کی اطاعت اور حرمت جہاد کا ہے۔ چنانچہ مرزا قادیانی نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ

''میری عمر کا اکثر حصہ اس سلطنت انگریزی کی تائید وحمایت میں گذرا ہے اور میں نے ممانعت جہاد اور انگریزی اطاعت کے بارے میں اس قدر کتابیں لکھی ہیں اور اشتہار شائع کئے ہیں کہ اگر وہ رسائل اور کتابیں اکٹھی کی جائیں تو پچاس الماریاں ان سے بھر سکتی ہیں۔'' (تریاق القلوب صفحہ 27، روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 155)

قادیانیوں/مرزائیوں کے کافر، مرتد اور زندیق ہونے میں عوام اور علماء سب متفق ہیں۔ قادیانیوں/مرزائیوں کا حکم عام کافروں سے علیحدہ ہے۔ حکومت کے لئے حکم ہے کہ ان زندیقوں پر عادل گواہوں کی شہادت قائم ہونے پر شرعی سزا یعنی سزائے موت نافذ کرے۔ علماء کے لئے حکم ہے کہ وہ قادیانیوں/مرزائیوں کے مرتد اور زندیق ہونے کا حکم امت پر واضح کریں۔ اور عوام کے لئے حکم ہے کہ ان کا مکمل بائیکاٹ کریں یعنی ملنا جلنا، خرید وفروخت، نشست برخاست، کھانا پینا، سلام کلام، ملازمت، دوستی وغیرہ سب مکمل طور پر ختم کردیں۔ قادیانیوں/مرزائیوں کے مکمل بائیکاٹ کے بارے میں یہ ضرورت محسوس ہوئی کہ اندرون وبیرون ملک دور حاضر کے مختلف مکاتب فکر سے تعلق رکھنے والے علماء کرام

اور بڑی بڑی جامعات اور مدارس کے جید مفتیان کرام کی قادیانیوں سے بائیکاٹ کے بارے میں شرعی رائے اور فتویٰ لیا جائے۔ چنانچہ اسی بناء پر ایک ہزار سے زائد علماء کرام اور مقتدیان امت کے مدلل مؤقف اور سو سے زائد مدارس اور دارالافتاء سے تصدیق شدہ فتاویٰ جات حاصل کیئے گئے۔ اب یہ تمام تحریرات وفتاویٰ جات ایک ضخیم کتاب کی صورت میں ترتیب دے کر چھاپ رہے ہیں اور اس کتاب کا نام ''قادیانیوں کے بائیکاٹ پر متفقہ فتویٰ'' رکھا گیا ہے۔

یہ عظیم کام شیخ المشائخ خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد رحمۃ اللہ علیہ کی سرپرستی، رہنمائی، مشاورت، توجہات سے تکمیل تک پہنچا۔ پیر طریقت حضرت مولانا محب اللہ صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے ابتدا سے تکمیل تک تمام امور کی نگرانی فرمائی۔ ان دوستوں اور ساتھیوں کو اللہ تعالیٰ اجر عظیم عطا فرمائے جنہوں نے دن رات محنت اور انتھک کوششوں سے اس فرض کو پورا کیا۔ ان میں مفتی لیاقت علی نقشبندی صاحب، جناب محمد متین خالد صاحب، جناب عامر خورشید صاحب، جناب محمد ہاشم صاحب، جناب رانا عبدالصبور صاحب، مفتی احمد علی صاحب جامعہ اشرفیہ، مفتی حبیب اللہ صاحب لورالائی، حافظ محبوب الحسن صاحب، مولانا ثناء اللہ چنیوٹی صاحب، صاحبزادہ محمد زکریا صاحب ٹیکسلا، مولانا عبدالعزیز صاحب، مفتی محمد خالد میر صاحب میرپور، مولانا محمد اشرف صاحب مانسہرہ، جناب میاں عزیز احمد صاحب، جناب سید عبداللہ صاحب، جناب حاجی قاسم حسن صاحب، جناب رانا عبدالروف صاحب، جناب مہر فیصل مسعود صاحب، جناب حافظ عبدالقیوم صاحب، جناب محمد ذیشان صاحب، جناب شیراز قریشی صاحب، جناب عباس علی پسروری صاحب، محترم محمد وحید صاحب، جناب نعمان فاروقی صاحب دارالسلام، جناب ذوالفقار احمد چوہدری صاحب، انتہائی مخلص دوست اور بھائی وقار احمد اور بہت سے احباب شامل ہیں جنہوں نے اس تین سالہ محنت میں بھرپور حصہ لیا۔ اللہ پاک سب کی کوششوں کو قبول فرمائے آمین۔

اللہ تعالیٰ اس کتاب کو امت مسلمہ کیلئے نفع بخش بنائے، مرزائیت سے بچنے کا سبب بنائے، مرزائیوں / قادیانیوں کے لئے ہدایت کا واسطہ بنادے اور اگر ہدایت ان کے مقدر میں نہیں ہے تو اللہ تعالیٰ اس کتاب کی وجہ سے امت مسلمہ کو ان کے شر سے بچائے۔ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائیں اور اس کام میں شرکت کرنے والے سب حضرات کو اپنی رضامندی اور حسنات دارین نصیب فرمائیں اور قیامت کے دن شفاعت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم نصیب فرمائے آمین۔

(حضرت مولانا) خواجہ رشید احمد (صاحب مدظلہ)

خلیفہ مجاز: حضرت مولانا انظر شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ

مدیر: مرکز سراجیہ لاہور

سجادہ نشین: خانقاہ احمدیہ سراجیہ داوڑہ بالا شریف ساہیوال

بسم الله الرحمن الرحيم

الله رب العالمين

محمد رحمة للعالمين

شیخ المشائخ حضرت مولانا خواجہ خان محمد رحمۃ اللہ علیہ
امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فقیر ابوالخلیل خان محمد عفی عنہ

خانقاہ سراجیہ
نقشبندیہ مجددیہ
کندیاں، ضلع میانوالی
پاکستان

بعد الحمد والصلوٰۃ وارسال التسلیمات والتحیات فقیر ابوالخلیل خان محمد عفی عنہ

قادیانی / مرزائی کفار محارب، مرتد و منافق، ملحد و زندیق ہیں۔ان کا حکم عام کفار سے مختلف ہے۔قادیانیوں / مرزائیوں کی سونسلیں بھی بدل جائیں تو بھی ان کا حکم عام کافروں کا نہیں ہوگا بلکہ وہ زندیق ہیں۔زندیق اس کافر کو کہتے ہیں جو شرعی اصطلاحات والفاظ تو نہ بدلے بلکہ ان کے اجماعی اور متفق علیہ مفہوم کو بدل دے یعنی وہ کفر کا نام اسلام رکھ دے۔مرتد اور زندیق کی اصل سزا قتل ہے جس کا نفاذ حکومت اسلامیہ کے ذمہ ہے۔تاہم جب تک ان کی اصلی سزا کا نفاذ نہ ہو اہل اسلام پر ضروری ہے کہ وہ ان سے الگ رہیں۔قادیانیوں / مرزائیوں سے معاشی، معاشرتی، دوستانہ تعلقات، نشست و برخاست وغیرہ، حرام ہیں۔ان سے برادرانہ تعلقات منقطع کرنا چاہئے۔
ان سے سلام وکلام، لین دین اور خرید و فروخت نہ کی جائے اور نہ ان سے کسی قسم کی پارٹنر شپ کی جائے۔نہ ان کے ہاں ملازمت کی جائے اور نہ ہی ان کو ملازم رکھا جائے۔ان کے کارخانوں اور فیکٹریوں سے نہ مال خریدا جائے اور نہ ان کو کسی قسم کی سہولت اور فائدہ پہنچایا جائے اور نہ ان کے کارخانوں اور فیکٹریوں کی مصنوعات استعمال کی جائیں۔ان کی تعلیم گاہوں، ہوٹلوں، ریستورانوں میں جانا یا کسی طرح سے تعلق رکھنا یا تعاون کرنا ناجائز ہے۔
قادیانیوں / مرزائیوں کے ہسپتالوں، ڈسپینسریوں کا مکمل بائیکاٹ کرنا چاہئے، اور ان سے علاج کروانا یا کسی قسم کا معاملہ کرنا یا تعاون ناجائز اور حرام ہے۔قادیانیوں / مرزائیوں کا بائیکاٹ ظلم نہیں بلکہ شریعت اسلامیہ کا اہم ترین حکم اور اسوۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور جو شخص ان کا بائیکاٹ کرنے کی بجائے ان سے تعلقات رکھتا ہے وہ گمراہ، ظالم اور مستحق عذاب الیم ہے۔قادیانیوں / مرزائیوں سے اقتصادی و معاشی و معاشرتی اور سیاسی مقاطعہ یا مکمل سوشل بائیکاٹ کا شرعی حکم بالکل واضح اور اسلامی عدل و انصاف کے عین مطابق ہے۔
غیرت ایمانیہ اور حمیت دینیہ کا تقاضہ بھی یہی ہے کہ قادیانیوں / مرزائیوں سے مکمل بائیکاٹ کیا جائے اور یہ عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی علامت ہے۔

والسلام
فقیر خان محمد عفی عنہ
خانقاہ سراجیہ

فیکس: 242555 فون: 0459-241604

قادیانیوں سے مکمل بائیکاٹ پر دیوبندی مکتبہ فکر کا مئوقف

بلاشبہ قرآن کریم کی وحی قطعی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث متواترہ قطعیہ اور امت محمدیہ کے قطعی اجماع سے ثابت ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آ سکتا۔اس لئے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا مدعی کافر اور دائرہ اسلام سے قطعاً خارج ہے اور جو شخص اس مدعی نبوت کی تصدیق کرے اور اسے مقتداء و پیشوا مانے وہ بھی کافر اور مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔قادیانی/ مرزائی قرآن کریم اور احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم اور فقہ اسلامی کے مطابق اسلامی اخوت اور اسلامی ہمدردی کے ہرگز مستحق نہیں۔مسلمانوں پر واجب ہے کہ ان کے ساتھ سلام وکلام، نشست و برخاست اور لین دین وغیرہ تمام تعلقات ختم کر دیں۔کوئی ایسا تعلق یا رابطہ اس سے قائم کرنا جس سے اس کی عزت واحترام کا پہلو نکلتا ہو یا اس کو قوت و آسائش حاصل ہوتی ہو جائز نہیں۔

یہ واضح رہے کہ کفار محاربین جو مسلمانوں سے برسر پیکار ہوں، انہیں ایذا پہنچاتے ہوں، اسلامی اصلاحات کو مسخ کر کے اسلام کا مذاق اڑاتے ہوں اور مار آستین بن کر مسلمانوں کی اجتماعی قوت کو منتشر کرنے کے در پے ہوں، اسلام ان کے ساتھ سختی سے معاملہ کرنے کا حکم دیتا ہے۔رواداری کی ان کافروں سے اجازت دی گئی ہے جو محارب اور موذی نہ ہوں۔ورنہ کفار محاربین سے سخت معاملہ کرنے کا حکم ہے۔علاوہ ازیں بسا اوقات اگر مسلمانوں سے کوئی قابل نفرت گناہ سرزد ہو جائے تو بطور تعزیر و تادیب ان کے ساتھ بھی ترک تعلق اور سلام وکلام و نشست و برخاست ترک کرنے کا حکم شریعت مطہرہ اور سنت نبوی میں موجود ہے چہ جائیکہ کفار محاربین کے ساتھ۔اس سلسلہ میں سب سے پہلے تو اسلامی حکومت پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ ان فتنہ پرداز مرتدین پر " من بدل دینه فاقتلوه " کی شرعی تعزیر نافذ کر کے اس فتنہ کا قلع قمع کرے اور اسلام اور ملت اسلامیہ کو اس فتنہ کی یورش سے بچائے۔

چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم نے فتنہ پرداز موذیوں اور مرتدوں سے جو سلوک کیا وہ کسی سے مخفی نہیں اور بعد کے خلفاء اور سلاطین اسلام نے بھی کبھی اس فریضہ سے غفلت اور تساہل پسندی کا مظاہرہ نہیں کیا۔لیکن اگر مسلمان حکومت اس قسم کے لوگوں کو سزا دینے میں کوتاہی کرے یا اس سے توقع نہ ہو تو خود

مسلمانوں پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ بحیثیت جماعت اس قسم کی سزا (مثلاً مقاطعہ) کا فیصلہ کریں جو ان کے دائرہ اختیار میں ہو۔ الغرض ارتداد، محاربت، بغاوت، شرارت، نفاق، ایذاء، مسلمانوں کے ساتھ سازش، یہود و نصاریٰ و ہنود کے ساتھ ساز باز، ان سب وجوہ کے جمع ہو جانے سے بلاشبہ قادیانی / مرزائی فرد یا جماعت کے ساتھ مقاطعہ یا بائیکاٹ نہ صرف جائز ہے بلکہ واجب ہے، اگر مسلمانوں کی جماعت بہیئت اجتماعی اس فتنہ کی سرکوبی کے لئے مقاطعہ یا بائیکاٹ جیسے ہلکے سے اقدام سے بھی کوتاہی کرے گی تو وہ عنداللہ مسئول ہوگی۔

یہ مقاطعہ یا بائیکاٹ ظلم نہیں بلکہ اسلامی عدل و انصاف کے عین مطابق ہے۔ کیونکہ اس کا مقصد یہ ہے کہ مسلمانوں کو ان کی محاربت اور ایذاء رسانی سے محفوظ کیا جائے۔ اور ان کی اجتماعیت کو ارتداد و نفاق کے دستبرد سے بچایا جائے۔ اس کے ساتھ ہی ساتھ خود ان محاربین کے لئے بھی اس میں یہ حکمت مضمر ہے کہ وہ اس سزا یا تادیب سے متاثر ہو کر اصلاح پذیر ہوں اور کفر و نفاق کو چھوڑ کر ایمان و اسلام قبول کریں۔ اس طرح آخرت کے عذاب اور ابدی جہنم سے ان کو نجات مل جائے، ورنہ اگر مسلمانوں کی ہیئت اجتماعیہ ان کے خلاف کوئی تادیبی اقدام نہ کرے تو وہ اپنی موجودہ حالت کو مستحسن سمجھ کر اس پر مصر رہیں گے اور اس طرح ابدی عذاب کے مستحق ہوں گے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ پہنچ کر ابتداءً یہی طریقہ اختیار فرمایا تھا کہ کفار مکہ کے قافلوں پر حملہ کر کے ان کے اموال پر قبضہ کیا جائے تا کہ مال اور ثروت سے ان کو جو طاقت اور شوکت حاصل ہے وہ ختم ہو جائے۔ جس کے بل بوتے پر وہ مسلمانوں کو ایذاء پہنچاتے ہیں اور مقابلہ کرتے ہیں اور مختلف سازشیں کرتے ہیں۔ قتل نفس اور جہاد بالسیف کے حکم سے پہلے مقاطعہ اور دشمنوں کو اقتصادی طور پر مفلوج کرنے کی یہ تدبیر اس لئے اختیار کی گئی تھی تا کہ اس سے ان کی جنگی صلاحیت ختم ہو جائے اور وہ اسلام کے مقابلہ میں آ کر کفر کی موت نہ مریں۔ گویا اس اقدام کا مقصد یہ تھا کہ ان کے اموال پر قبضہ کر کے ان کی جانوں کو بچایا جائے۔ کیونکہ اموال پر قبضہ ان کی جان لینے سے زیادہ بہتر تھا۔

علاوہ ازیں اس تدبیر میں یہ حکمت و مصلحت بھی تھی کہ کفار مکہ کے لئے غور و فکر کا ایک اور موقع فراہم کیا جائے تا کہ وہ ایمان کی نعمت سے سرفراز ہو کر ابدی نعمتوں کے مستحق بن سکیں اور عذاب اخروی سے نجات پا سکیں۔ لیکن جب اس تدبیر سے کفار و مشرکین کے عناد کی اصلاح نہ ہوئی تو ان کے شر و فساد سے زمین کو پاک کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی جانب سے جہاد بالسیف کا حکم بھیج دیا گیا اور اللہ تعالیٰ نے قریش کے تجارتی قافلہ کے بجائے ان کی عسکری تنظیم سے مسلمانوں کا مقابلہ کرا دیا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ابتدائی تدبیر سے امت مسلمہ کو یہ ہدایت ضرور ملتی ہے کہ خاص قسم کے حالات میں جہاد بالسیف پر عمل نہ ہو سکے تو اس سے اقل درجہ کا اقدام یہ ہے کہ کفار محاربین سے نہ صرف اقتصادی بائیکاٹ کیا

جائے بلکہ ان کے اموال پر قبضہ تک کیا جاسکتا ہے مگر ظاہر ہے کہ عام مسلمان نہ تو جہاد بالسیف پر قادر ہیں نہ انہیں اموال پر قبضہ کی اجازت ہے۔ اندریں صورت ان کے اختیار میں جو چیز ہے وہ یہ ہے کہ ان موذی کافروں سے ہر قسم کے تعلقات ختم کر کے ان کو معاشرہ سے جدا کر دیا جائے۔

بدن انسانی کا جو حصہ اس درجہ گل سڑ جائے کہ اس کی وجہ سے تمام بدن کو نقصان کا خطرہ لاحق ہو اور جان خطرہ میں ہو تو اس ناسور کو جسم سے پیوستہ رکھنا دانش مندی نہیں۔ بلکہ اسے کاٹ دینا ہی عین مصلحت وحکمت ہے۔ تمام عقلاء اور حکماء واطباء کا اسی پر عمل واتفاق ہے اور پھر جب یہ موذی قادیانی/مرزائی مسلمانوں کا خون چوس چوس کر پل رہے ہوں اور طاقتور بن کر مسلمانوں ہی کو صفحۂ ہستی سے مٹانے کی کوشش کر رہے ہوں تو ان سے خرید وفرخت اور لین دین میں مکمل مقاطعہ کرنا اسلام اور ملت اسلامیہ کے وجود وبقاء کے لئے ایک ناگزیر ملی فریضہ بن جاتا ہے۔ آج بھی اس متمدن دنیا میں مقاطعہ یا اقتصادی ناکہ بندی کو ایک اہم دفاعی مورچہ سمجھا جاتا ہے اور اس کو سیاسی حربہ کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ مگر مسلمانوں کے لئے یہ کوئی سیاسی حربہ نہیں۔ بلکہ اسوہ نبی، سنت رسول اور ایک مقدس مذہبی فریضہ ہے۔ اسلام کی غیرت ایک لحہ کے لئے یہ برداشت نہیں کرتی کہ اسلام اور ملت اسلامیہ کے دشمنوں سے کسی نوعیت کا کوئی تعلق اور رابطہ باقی رکھا جائے

اب ہم آیات قرآنیہ، احادیث نبویہ اور فقہاء امت اسلامیہ کے وہ نقول پیش کرتے ہیں جن سے اس مقاطعہ کا حکم واضح ہوتا ہے۔ آیات قرآنیہ ملاحظہ ہوں:

1۔ ”اَنْ اِذَا سَمِعْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ يُكْفَرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَاُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ ۔“ (سورۃ نساء: آیت 140)

ترجمہ..... ”اور جب سنو تم کہ اللہ کی آیتوں کا انکار کیا جارہا ہے اور ان کا مذاق اُڑایا جارہا ہے تو ان کے ساتھ نشست وبرخاست ترک کردو۔“

2۔ ” وَاِذَا رَاَيْتَ الَّذِيْنَ يَخُوْضُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ “ (سورۃ انعام: آیت 68)

ترجمہ..... ”اور جب تم دیکھو ان لوگوں کو جو مذاق اُڑاتے ہیں ہماری آیتوں کا تو ان سے کنارہ کشی اختیار کرلو۔“

اس آیت کے ذیل میں حافظ الحدیث امام ابوبکر الجصاص الرازی لکھتے ہیں کہ:

”وهذا يدل على أن علينا ترك مجالسة الملحدين وسائر الكفار عند إظهارهم الكفر والشرك ومالا يجوز على الله تعالىٰ إذا لم يمكنّا إنكاره..... الخ۔“ ترجمہ..... ”یہ آیت اس امر پر

دلالت کرتی ہے کہ ہم (مسلمانوں) پر ضروری ہے کہ ملاحدہ اور سارے کافروں سے ان کے کفر وشرک اور اللہ تعالیٰ پر ناجائز باتیں کہنے کی روک نہ کرسکیں تو ان کے ساتھ نشست وبرخاست ترک کردیں۔"

3۔ " يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى أَوْلِيَاءَ " (سورۃ المائدہ آیت 51)

ترجمہ: "اے ایمان والو! تم یہود ونصاری کو اپنا دوست مت بناؤ"۔

امام ابوبکر الجصاص لکھتے ہیں کہ: "**وفی هذه الآية دلالة على أن الكافر لا يكون ولياً للمسلم لا في التصرف ولا في النصرة. ويدلّ على وجوب البراءة من الكفار والعداوة لهم، لأن الولاية ضد العداوة، فاذا أمرنا بمعاداة اليهود والنصارى لكفرهم فغيرهم من الكفار بمنزلتهم ويدلّ على أن الكفر كله ملّة واحدة**۔"(احکام القرآن 2،444) ترجمہ: "اس آیت میں اس امر پر دلالت ہے کہ کافر مسلمانوں کا ولی (دوست) نہیں ہوسکتا۔ نہ تو معاملات میں اور نہ امداد وتعاون میں۔ اور اس سے یہ امر بھی واضح ہوتا ہے کہ کافروں سے براءت اختیار کرنا اور ان سے عداوت رکھنا واجب ہے کیونکہ ولایت عداوت کی ضد ہے اور جب ہم کو یہود ونصاریٰ سے ان کے کفر کی وجہ سے عداوت رکھنے کا حکم ہے۔ دوسرے کافر بھی انہیں کے حکم میں ہیں سارے کافر ایک ہی ملت ہیں۔"

4۔ سورۃ ممتحنہ کا موضوع ہی کفار سے قطع تعلق کی تاکید ہے۔ اس سورۃ میں بہت سختی کے ساتھ کفار کی دوستی اور تعلق سے ممانعت کی گئی ہے۔ اگرچہ رشتہ دار قرابت دار ہوں اور فرمایا کہ قیامت کے دن تمہارے یہ رشتے کام نہیں آئیں گے۔ اور یہ کہ جو لوگ آئندہ کفار سے دوستی اور تعلق رکھیں گے، وہ راہ حق سے بھٹکے ہوئے اور ظالم شمار ہوں گے۔

5۔ " لَا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ يُوَادُّونَ مَنْ حَادَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَوْ كَانُوا آبَاءَهُمْ أَوْ أَبْنَاءَهُمْ أَوْ إِخْوَانَهُمْ أَوْ عَشِيرَتَهُمْ " (سورۃ مجادلہ، آیت 22)

ترجمہ: "تم نہ پاؤ گے کسی قوم کو جو یقین رکھتے ہوں۔ اللہ پر اور آخرت پر کہ دوستی کریں ایسوں سے جو مخالف ہیں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے۔ خواہ ان کے باپ ہوں، بیٹے ہوں، بھائی ہوں یا خاندان والے ہوں۔"

آگے چل کر اس آیت کریمہ میں ان مسلمانوں کو جو باوجود قرابت داری کے محارب کافروں سے دوستانہ تعلقات ختم کردیتے ہیں، سچا مومن کہا گیا ہے۔ انہیں جنت اور رضوان الٰہی کی بشارت سنادی گئی ہے اور ان کو "حزب اللہ" کے لقب سے سرفراز فرمایا گیا ہے۔ جس سے واضح ہوجاتا ہے کہ خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں سے دوستی

رکھنا کسی مومن کا کام نہیں ہوسکتا۔

بطور مثال ان چند آیات کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ ورنہ بے شمار آیات کریمہ اس مضمون کی موجود ہیں۔ اب

چند احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم ملاحظہ ہوں:

1۔ جامع ترمذی کی ایک حدیث میں سمرۃؓ بن جندب سے مروی ہے کہ حکم دیا گیا ہے کہ: ''مشرکوں اور کافروں کے ساتھ ایک جگہ سکونت بھی اختیار نہ کریں۔ ورنہ مسلمان بھی کافروں جیسے ہوں گے۔''(**باب فی کراھیہ المقام بین اظھر المشرکین، جلد 1 صفحہ 194**)

2۔ نیز ترمذی کی ایک حدیث میں جو جریر بن عبداللہ البجلیؓ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: '' **أنابریٔ من کل مسلم یقیم بین أظھر المشرکین.** '' ترجمہ: یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اظہار برأت فرمایا ہر اس مسلمان سے جو محارب کافروں میں سکونت پذیر ہو۔''(**حوالہ مزکورہ بالا**)

3۔ صحیح بخاری کی ایک حدیث میں قبیلہ عکل اور عرنیہ کے آٹھ نو اشخاص کا ذکر ہے جو مرتد ہو گئے تھے۔ ان کے گرفتار ہونے کے بعد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے جائیں اور ان کی آنکھوں میں گرم کر کے لوہے کی کیلیں پھیر دی جائیں اور ان کو مدینہ طیبہ کے کالے کالے پتھروں پر ڈال دیا جائے۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ یہ لوگ پانی مانگتے تھے لیکن پانی نہیں دیا جاتا تھا۔ صحیح بخاری کی روایت کے الفاظ ہیں: ''**یستسقون فلا یسقون**'' اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ: ''**حتی ان احدھم یکدم بفیه الارض**'' ترجمہ: ''وہ پیاس کے مارے زمین چاٹتے تھے۔۔۔۔۔ مگر انہیں پانی دینے کی اجازت نہ تھی۔''

امام نوویؒ اس حدیث کے ذیل میں لکھتے ہیں کہ: ''**أن المحارب المرتد لا حرمة له فی سقی الماء ولا غیرہ، ویدل علیه أن من لیس معه ماء إلا لطھارته لیس له أن یسقیه للمرتد ویتیمم، بل یستعمله ولومات المرتد عطشاً**'' (فتح الباری 1، صفحہ 393) ترجمہ: ''اس سے یہ معلوم ہوا کہ محارب مرتد کا پانی وغیرہ پلانے میں کوئی احترام نہیں۔ چنانچہ جس شخص کے پاس صرف وضو کے لئے پانی ہو تو اس کو اجازت نہیں ہے کہ پانی مرتد کو پلا کر تیمم کرے۔ بلکہ اس کے لئے حکم ہے کہ پانی مرتد کو نہ پلائے۔ اگرچہ وہ پیاس سے مرجائے بلکہ وضو کر کے نماز پڑھے۔''

4۔ غزوۂ تبوک میں تین کبار صحابہ کعب بن مالک رضی اللہ عنہ، ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہ، واقفی بدری رضی اللہ عنہ اور مرارہ بن ربیع رضی اللہ عنہ، بدری عمری رضی اللہ عنہ کو غزوہ میں شریک نہ ہونے کی وجہ سے سخت سزا دی گئی۔ آسمانی فیصلہ ہوا کہ ان تینوں سے تعلقات ختم کر لئے جائیں۔ ان سے مکمل مقاطعہ کیا جائے۔ کوئی شخص ان سے سلام وکلام

نہ کرے۔حتیٰ کہ ان کی بیویوں کو بھی حکم دیا گیا کہ وہ بھی ان سے علیحدہ ہوجائیں اوران کے لئے کھانا بھی نہ پکائیں۔یہ حضرات روتے روتے نڈھال ہوگئے اورحق تعالیٰ کی وسیع زمین ان پر تنگ ہوگئی۔وحی قرآنی کے الفاظ ملاحظہ ہوں:

"وَعَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا حَتّٰٓى اِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ اَنْفُسُهُمْ وَظَنُّوْٓا اَنْ لَّا مَلْجَاَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّآ اِلَيْهِ" (سورۃ توبۃ، آیت 118)

ترجمہ:"اوران تینوں پر بھی (توجہ فرمائی) جن کا معاملہ ملتوی چھوڑ دیا گیا تھا۔یہاں تک زمین ان پر باوجود اپنی فراخی کے تنگ ہوگئی اور وہ خود اپنی جانوں سے تنگ آگئے اورانہوں نے سمجھ لیا کہ اللہ سے کہیں پناہ نہیں مل سکتی۔بجز اسی کی طرف۔"

پورے پچاس دن تک یہ سلسلہ جاری رہا۔آخرکار اللہ تعالیٰ نے ان کی یہ توبہ قبول فرمائی اور معافی ہوگئی۔

قاضی ابوبکر بن العربیؒ لکھتے ہیں کہ: "**وفيه دليل على أنّ للإمام أن يعاقب المذنب بتحريم كلامه على الناس أدبالَه وعلى تحريم أهله عليه.**"(احکام القرآن لابن العربی جلد3 صفحہ 114) ترجمہ:"اس قصہ میں اس امر کی دلیل ہے کہ امام کو حق حاصل ہے کہ کسی گنہگار کی تادیب کے لئے لوگوں کو اس سے بول چال کی ممانعت کر دے۔اوراس کی بیوی کو بھی اس کے لئے ممنوع ٹھہرادے۔"

حافظ ابن حجرؒ فتح الباری میں لکھتے ہیں کہ: "**وفيه ترك السلام على من اذنب وجواز هجره اكثر من ثلاث.**"

ترجمہ:"اس سے ثابت ہوا کہ گنہگار کو سلام نہ کیا جائے اور یہ کہ اس سے قطع تعلق تین روز سے زیادہ بھی جائز ہے۔"

بہرحال کعب بن مالک رضی اللہ عنہ اوران کے رفقاء کا یہ واقعہ قرآن کریم کی سورۃ توبہ میں مذکور ہے اوراس کی تفصیل صحیح بخاری،صحیح مسلم اور تمام صحاح ستہ میں موجود ہے۔

امام ابوداؤدؒ نے اپنی کتاب سنن ابی داؤد میں کتاب السنۃ کے عنوان کے تحت متعدد ابواب قائم کئے ہیں۔

الف۔ **باب مجانبة اهل الاهواء وبغضهم!** اہل اہواء باطل پرستوں سے کنارہ کشی کرنے اور بغض رکھنے کا بیان۔

ب۔ **باب ترك السلام على اهل الاهواء** (اہل اہواء سے ترک سلام وکلام کا بیان)

سنن ابی داؤد میں حدیث ہے کہ عمار رضی اللہ عنہ بن یاسر نے "خلوق" (زعفران) لگایا تھا۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو سلام کا جواب نہیں دیا۔غور فرمایئے کہ معمولی خلاف سنت بات پر جب یہ سزا دی گئی تو ایک مرتد موذی اورکافر محارب سے بات چیت سلام وکلام اور لین دین کی اجازت کب ہوسکتی ہے؟

امام خطابی ''معالم السنن جلد 4 صفحہ 296 میں حدیث کعب کے سلسلے میں تصریح فرماتے ہیں کہ ''مسلمانوں کے ساتھ بھی ترک تعلق اگر دین کی وجہ سے ہوتو بلا قید ایام کیا جاسکتا ہے۔ جب تک توبہ نہ کریں۔''

5۔ مسند احمد وسنن ابی داؤد میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''**القدرية مجوس هذه الامة، ان مرضوا فلا تعودوهم ، وان ماتوا فلا تشهدوهم.**'' ترجمہ: ''تقدیر کا انکار کرنے والے اس امت کے مجوسی ہیں۔ اگر بیمار ہوں تو عیادت نہ کرو اور اگر مرجائیں تو جنازہ پر نہ جاؤ۔''

6۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ: ''**لا تجالسوا اهل القدر ولا تفاتحوهم**'' ترجمہ: ''منکرین تقدیر کے ساتھ نہ نشست و برخاست رکھو اور نہ ان سے گفتگو کرو۔''

بہر حال یہ تو حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات ہیں۔ عہد نبوت کے بعد عہد خلافت راشدہ میں بھی اسی طرز عمل کا ثبوت ملتا ہے۔ مانعین زکوٰۃ کے ساتھ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا اعلان جہاد کرنا بخاری و مسلم میں موجود ہے۔ مسیلمہ کذاب، اسود عنسی، طلیحہ اسدی اور ان کے پیروؤں کے ساتھ جو سلوک کیا گیا اس سے حدیث وسیر کا معمولی طالب علم بھی واقف ہے۔ عہد فاروقی میں ایک شخص ضبیع عراقی قرآن کریم کی آیات کے ایسے معانی بیان کرنے لگا جن میں ہوائے نفس کو دخل تھا اور ان سے مسلمانوں کے عقائد میں تشکیک کا راستہ کھلتا تھا۔ یہ شخص فوج میں تھا جب عراق سے مصر گیا اور حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ گورنر مصر کو اس کی اطلاع ہوئی تو انہوں نے اس کو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس مدینہ بھیجا اور صورت حال لکھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نہ اس کا موقف سنا نہ دلائل۔ اس سے بحث ومباحثہ میں وقت ضائع کئے بغیر اس کا ''علاج بالجرید'' ضروری سمجھا۔ فوراً کھجور کی تازہ ترین شاخیں منگوائیں اور اپنے ہاتھ سے اس کے سر پر بے تحاشاہ مارنے لگے اتنا مارا کہ خون بہنے لگا۔ وہ چیخ اٹھا کہ ''اے امیر المومنین آپ مجھے قتل ہی کرنا چاہتے ہیں تو مہربانی کیجئے۔ تلوار لے کر میرا قصہ پاک کردیجئے اور اگر صرف میرے دماغ کا خناس نکالنا مقصود ہے تو آپ کو اطمینان دلاتا ہوں کہ اب وہ بھوت نکل چکا ہے۔'' اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے چھوڑ دیا اور چند دن مدینہ رکھ کر واپس عراق بھیج دیا اور حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ:

''**ان لا يجالسه احد من المسلمين**'' ترجمہ: ''کوئی مسلمان اس کے پاس نہ بیٹھے۔''

اس مقاطعہ سے اس شخص پر عرصہ حیات تنگ ہوگیا تو حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ اس کی حالت ٹھیک ہوگئی ہے۔ تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو اس کے پاس بیٹھنے کی اجازت دی۔

7۔ سنن کبریٰ البیہقی جلد 9 صفحہ 85 میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: "أمرني رسول الله صلى الله عليه وسلم أن أغور ماء آبار بدر" ترجمہ: ''جنگ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم فرمایا کہ بدر کے کنوؤں کا پانی خشک کر دوں۔''

اور ایک روایت میں ہے کہ'' أن تغوّر المياه كلها غير ماء واحد فنلقى القوم عليه" ترجمہ: ''سوائے ایک کنوئیں کے جو بوقت جنگ ہمارے کام آئے گا باقی سب کنوئیں خشک کر دیئے جائیں۔''

8۔ صحیح بخاری جلد 2 صفحہ 1023 میں ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے پاس چند بددین زندیق لائے گئے تو آپ نے انہیں آگ میں جلا دیا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کو اس کی اطلاع پہنچی تو فرمایا۔''اگر میں ہوتا تو انہیں جلاتا نہیں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے عذاب کی سزا مت دو بلکہ میں انہیں قتل کرتا۔'' کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"من بدل دينه فاقتلوه" ترجمہ: ''جو شخص مرتد ہو جائے اسے قتل کر دو۔''

9۔ صحیح بخاری، جلد 1 صفحہ 423 میں صعب بن جثّامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ:''رات کی تاریکی میں مشرکین پر حملہ ہوتا ہے تو عورتیں اور بچے بھی زد میں آ جاتے ہیں فرمایا وہ بھی انہی میں شامل ہیں۔''

اب فقہ کی چند تصریحات ملاحظہ ہوں:

1۔ علامہ دردیر مالکی شرح کبیر میں باغیوں کے احکام میں لکھتے ہیں کہ:

''وقطع الميرة والماء عنهم الا ان يكون فيهم نسوة وزراری (4،299)

ترجمہ: ''ان کا کھانا پانی بند کر دیا جائے۔ الا یہ کہ ان میں عورتیں اور بچے ہوں۔''

2۔ کوئی قاتل اگر حرم مکہ میں پناہ گزین ہو جائے۔ اس سلسلہ میں ابوبکر الجصاص لکھتے ہیں کہ:

''قال ابو حنيفة وابو يوسف و محمد وزفرو الحسن بن زياد، اذا قتل فی غير الحرم ثم دخل الحرم لم يقتص منه مادام فيه ولكنه لا يبايع ولا يواكل الى ان يخرج من الحرم۔ ''(احکام القرآن 2، 21) ترجمہ: ''امام ابوحنیفہ، ابو یوسف، محمد، زفر اور حسن بن زیاد کا قول ہے کہ جب کوئی حرم سے باہر قتل کر کے حرم میں داخل ہو تو جب تک حرم میں ہے اس سے قصاص نہیں لیا جائے گا مگر نہ اس کے ہاتھ کوئی چیز فروخت کی جائے۔ نہ اس کو کھانا دیا جائے یہاں تک کہ وہ حرم سے نکلنے پر مجبور ہو جائے۔''

3۔ درمختار میں ہے کہ:

"وأفتى الناصحي بوجوب قتل كل مؤذ وفي شرح الوهبانية: ويكون بالنفي عن البلد، وبالهجوم على بيت المفسدين، و بالاخراج من الدار، وبهدمها"

ترجمہ: "ناصحی نے فتویٰ دیا کہ ہر موذی کا قتل واجب ہے اور "شرح وہبانیہ" میں ہے کہ تعزیریں بھی ہو سکتی ہے کہ شہر بدر کر دیا جائے اور ان کے مکان کا گھیراؤ کیا جائے۔ انہیں مکان سے نکال باہر کیا جائے اور مکان ڈھا دیا جائے۔"

4۔ ابن عابدین الشامی درمختار، جلد 3 صفحہ 272 میں لکھتے ہیں کہ:

"قال في أحكام السياسة وفي المنتقى: وإذا سمع في داره صوت المزامير فأدخل عليه لأنه لما سمع الصوت فقط أسقط حرمة داره. وفي حدود البزازية و غصب النهاية وجناية الدراية: ذكرا لصدر الشهيد عن أصحابنا أنه يهدم البيت على من اعتاد الفسق وأنواع الفساد في داره، حتى لا بأس بالهجوم على بيت المفسدين. وهجم عمر رضي الله عنه على نائحة في منزلها و ضربها بالدرّة حتى سقط خمارها، فقيل له فيه، فقال: لا حرمة لها بعد اشتغالها بالمحرم، والتحقت بالاماء..... وعن عمر رضي الله عنه أنه أحرق بيت الخمار. وعن الصفار الزاهد الأمر بتخريب دار الفاسق." ترجمہ: "احكام السياسة میں "المنتقی" سے نقل کیا ہے کہ جب کسی کے گھر سے گانے بجانے کی آواز سنائی دے تو اس میں داخل ہو جاؤ کیونکہ جب اس نے یہ آواز سنائی تو اپنے گھر کی حرمت کو خود ساقط کر دیا ہے اور بزازیہ کے کتاب الحدود ونہایہ کے باب الغصب اور درایہ کے کتاب الجنایات میں لکھا ہے کہ صدر الشہید نے ہمارے اصحاب سے نقل کیا ہے کہ جو شخص فسق و بدکاری اور مختلف قسم کے فساد کا عادی ہو ایسے شخص پر اس کا مکان گرا دیا جائے۔ حتیٰ کہ مفسدوں کے گھر میں گھس جانے میں بھی مضائقہ نہیں۔ حضرت عمرؓ ایک نوحہ گر عورت کے گھر میں گھس آئے اور اس کے ایسا درّا مارا کہ اس کے سر سے چادر اتر گئی اور اپنے طرز عمل کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ حرام میں مشغول ہونے کے بعد اس کی کوئی حرمت نہیں رہی اور یہ لونڈیوں کی صف میں شامل ہو گئی۔ حضرت عمرؓ سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ نے ایک شرابی کے مکان کو آگ لگا دی تھی۔ صفار زاہد کہتے ہیں کہ فاسق کا مکان گرا دینے کا حکم ہے۔"

5۔ ملا علی قاری مرقاۃ شرح مشکوٰۃ، جلد 4، صفحہ 107، باب التعزیر میں لکھتے ہیں کہ: "وهذا تنصيص على أن الضرب تعزير يملكه الإنسان، وان لم يكن محتسباً، و صرح في المنتقى بذلك" ترجمہ: "اور یہ کہ اس امر کی تصریح ہے کہ مارنا ایسی تعزیر ہے جس کا انسان اختیار رکھتا ہے خواہ محتسب نہ ہو۔

"المنتقیٰ" میں اس کی تصریح کی گئی۔"

یادر ہے کہ اس قسم کے مقاطعہ کا تعلق درحقیقت بغض فی اللہ سے ہے جس کو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احب الاعمال الی اللہ فرمایا ہے۔ **(کما فی روایت ابی ذر فی کتاب السنة عند ابی داؤد)**

بغض فی اللہ کے ذیل میں امام غزالیؒ احیاء العلوم، جلد 2 صفحہ 167 میں بطور کلیہ لکھتے ہیں کہ:

"الاول: الكفر فالكافر إن كان محاربا فهو يستحق القتل والارقاق وليس بعد هذين إهانة........ الثانی المبتدع الذی يدعو إلی بدعته فان كانت البدعة بحيث يكفر بها فأمره أشد من الذمی لأنه لا يقر بجزية ويسامح بعقد ذمة وان كان ممن لا يكفر به فأمره بينه وبين الله أخف من أمر الكافر لا محالة ولكن الأمر فی الانكار عليه أشد منه علی الكافر لأن شر الكافر غير متعد فان المسلمين اعتقدوا كفره فلا يلتفتون إلی قوله........ الخ"

ترجمہ: "اول کافر، پس اگر کافر حربی ہو تو اس بات کا مستحق ہے کہ قتل کیا جائے۔ یا غلام بنالیا جائے اور یہ ذلت واہانت کی آخری حد ہے۔ دوم صاحب بدعت جو اپنی بدعت کی دعوت دیتا ہے۔ پس اگر بدعت حد کفر تک پہنچی ہوئی ہو تو اس کی حالت کافر ذمی سے بھی سخت تر ہے کیونکہ نہ اس سے جزیہ لیا جاسکتا ہے اور نہ اس کو ذمی کی حیثیت دی جاسکتی ہے اور اگر بدعت ایسی نہیں جس کی وجہ سے اس کو کافر قرار دیا جائے تو عند اللہ اس کا معاملہ کافر سے لامحالہ اخف (ہلکا) ہے۔ مگر کافر کی بہ نسبت اس پر نکیر زیادہ کی جائے گی۔ کیونکہ کافر کا شر متعدی نہیں اس لئے کہ مسلمان کافر کو ٹھیٹ کافر سمجھتے ہیں۔ لہٰذا اس کے قول کو لائق التفات ہی نہیں سمجھیں گے۔...... الخ۔

ردالمحتار جلد 3 صفحہ 298 میں قرامطہ کے بارے میں لکھا ہے کہ: **"ونقل عن علماء المذاهب الأربعة أنه لا يحل إقرارهم فی ديار الإسلام بجزية ولا غيرها، ولا تحل مناكحتهم ولا ذبائحهم .... والحاصل أنهم يصدق عليهم اسم الزنديق والمنافق والملحد. ولا يخفی أن إقرارهم بالشهادتين مع هذا الاعتقاد الخبيث لا يجعلهم فی حكم المرتد لعدم التصديق، ولا يصح إسلام أحدهم ظاهراً إلا بشرط التبري عن جميع ما يخالف دين الإسلام، لأنهم يدعون الإسلام ويقرو ن بالشهادتين وبعد الظفر بهم لا تقبل توبتهم أصلاً...... الخ۔**

ترجمہ: "مذاہب اربعہ سے منقول ہے کہ انہیں اسلامی ممالک میں ٹھہرانا جائز نہیں۔ نہ جزیہ لے کہ نہ بغیر جزیہ کے۔ نہ ان سے شادی بیاہ جائز ہے نہ ہی ان کا ذبیحہ حلال ہے...... حاصل یہ ہے کہ ان پر زندیق منافق اور ملحد کا مفہوم

پوری طرح صادق آتا ہے۔اورظاہر ہے کہ اس خبیث عقیدہ کے باوجودان کا کلمہ پڑھنا انہیں مرتد کا حکم نہیں دیتا۔کیونکہ وہ تصدیق نہیں رکھتے اوران کا ظاہری اسلام غیر معتبر ہے۔ جب تک کہ ان تمام امور سے جو دین اسلام کے خلاف ہیں، برأت کا اظہار نہ کریں۔کیونکہ وہ اسلام کا دعویٰ اور شہادتین کا اقرار تو پہلے سے کرتے ہیں (مگراس کے باوجود پکے بے ایمان اور کافر ہیں) اور ایسے لوگ گرفت میں آجائیں توان کی توبہ اصلاً قابل قبول نہیں۔"

فقہ حنفی کی معتبر کتاب معین الحکام بسلسلہ تعزیر ایک مستقل فصل میں لکھا ہے کہ:

"والتعزير لا يختص بفعل معين ولا قول معين، فقد عزّر رسول اللّٰه صلى الله عليه وسلم بالهجر، وذلک فی حق الثلاثة الذين ذكرهم اللّٰه تعالىٰ فى القرآن العظيم، فهجروا خمسين يوما لايكلمهم أحد، وقصتهم مشهورة فى الصحاح. وعزّر رسول اللّٰه صلى اللهعليه وسلم بالنفى فأمر بإخراج المخنثين من المدينة ونفاهم. وكذٰلک الصحابة من بعده. ونذكر من ذلک بعض ماوردت به السنة مما قال ببعضه اصحابنا وبعضه خارج المذهب. فمنها: أمر عمر رضى الله عنه بهجر ضبيع الذى كان يسأ ل عن الذاريات وغيرها. ويأمر الناس بالتفقه فى المشكلات من القرآن، فضربه ضربا وجيعا ونفاه إلى البصرة أو الكوفة ،وأمر بهجره فكان لا يكلمه أحد حتى تاب و كتب عامل البلد إلى عمر بن الخطاب رضى اللّٰه عنه يخبره بتوبته فأذن للناس فى كلامه. ومنها: أن عمر رضى اللّٰه عنه حلق رأس نصر بن حجاج ونفاه من المدينة لما شبب النساء به فى الأشعار وخشى الفتنة به. ومنها: ما فعله عليه الصلاة والسلام بالعرنيين. ومنها: ان أبابكررضى الله عنه استشار الصحابة فى رجل ينكح كما تنكح المرأة. فأشاروا بحرقه بالنار، فكتب أبوبكر بذلک إلى خالد بن الوليد، ثم حرقهم عبداللّٰه بن الزبير فى خلافته، ثم حرّقهم هشام بن عبدالملک. انظر الهداية . ومنها: أن أبابكررضى اللّٰه عنه حرّق جماعة من أهل الردّة .ومنها: أمره عليه الصلاة والسلام بكسر دنان الخمر وشق ظروفها.ومنها أمر رسول اللّٰه صلى الله عليه وسلم يوم خيبر بكسر القدور التى طبخ فيها لحم الحمر الاهلية. ثم استاذنوه فى غسلها فأذن لهم. فدل على جواز الأمرين لأن العقوبة بالكسر لم تكن واجبة. ومنها: تحريق عمر ا لمكان الذى يباع فيه الخمر. ومنها تحريق عمر قصر سعد بن أبى وقاص لما احتجب فيه عن الرعية وصار يحكم فى داره. ومنها:مصادرةعمرعماله بأخذ شطر أموالهم فقسمها بينهم وبين المسلين.

ومنها:أنه ضرب الذی زوّرعلی نقش خاتمه:وأخذ شیئا من بیت المال مائة، ثم ضربه فی الیوم الثانی مائة،ثم ضربه فی الیوم الثالث مائة. وبه أخذ مالک لأن مذهبه التعزیر یزاد علی الحد.
ومنها: أن عمررضی الله عنه لما وجد مع السائل من الطعام فوق کفایته وهو یسأل. أخذ ما معه وأطعمه إبل الصدقة وغیر ذلک مما یکثر تعداده. وهذه قضایا صحیحة معروفة.................
ألخ. (جلد3 صفحه75) ولا بأس بأن یبیع المسلمون من المشرکین ما بدالهم من الطعام والثیاب وغیر ذلک ،إلا السلاح والکراع والسبی سواء دخلوا إلیهم بأمان أو بغیر أمان. لأنهم یتقوون بذلک علی قتال المسلمین ،ولا یحل للمسلمین اکتساب سبب تقویتهم علیٰ قتال المسلمین، وهذا المعنیٰ لا یوجد فی سائر الأمتعة. ثم هذ ا الحکم إذا لم یحاصروا حصناً من حصونهم فأما إذا حاصرو احصناً من حصونهم فلا ینبغی لهم أن یبیعوا من أهل الحصن طعاماً ولا شراباً ولا شیئًایقویهم علیٰ المقام، لانهم إنما حاصروهم لینفد طعامهم وشرابهم حتیٰ یعطوا بأیدیهم ویخرجوا علیٰ حکم اللّٰہ تعالیٰ، ففِي بیع الطعا م وغیره منهم اکتساب سبب تقویتهم علیٰ المقام فی حصنهم، بخلاف ما سبق فإن أهل الحرب فِي دارهم یتمکنون من اکتساب ما یتقوون به علی المقام ،لا بطریق الشراء من المسلمین فأما أهل الحصن لا یتمکنون من ذٰلک بعد ما أحاط المسلمون بهم ،فلا یحل لأ حد من المسلمین أن یبیعهم شیئًا من ذٰلک. ومن فعله فعلم به الإمام أدبه علی ذٰلک لارتکابه مالا یحل."

ترجمہ: ''اور تعزیر کسی معین فعل یا معین قول کے ساتھ مختص نہیں۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان تین حضرات کو (جو غزوۂ تبوک میں پیچھے رہ گئے تھے اور) جن کا واقعہ اللہ نے قرآن عظیم میں ذکر فرمایا ہے۔ مقاطعہ کی سزا دی تھی۔ چنانچہ پچاس دن تک ان سے مقاطعہ رہا۔ کوئی شخص ان سے بات تک نہیں کرسکتا تھا۔ ان کا مشہور قصہ صحاح ستہ میں موجود ہے۔ نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جلا وطنی کی سزا بھی دی۔ چنانچہ مخنثوں کو مدینہ سے نکالنے کا حکم دیا اور انہیں شہر بدر کردیا۔ اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بھی مختلف تعزیزات جاری کیں۔ ہم ان میں سے بعض کو جو احادیث کی کتابوں میں وارد ہیں یہاں ذکر کرتے ہیں۔ ان میں سے بعض کے ہمارے اصحاب قائل ہیں اور بعض پر دیگر ائمہ نے عمل کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ضبیغ نامی ایک شخص کو مقاطعہ کی سزا دی۔ یہ شخص ''الذاریات'' وغیرہ کی تفسیر پوچھا کرتا تھا۔ اور لوگوں کو فہمائش کیا کرتا تھا کہ وہ مشکلات قرآن میں تفقہ پیدا کریں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کی سخت پٹائی کی اور اسے بصرہ یا کوفہ جلاوطن کر دیا اور اس سے مقاطعہ کا حکم فرمایا۔ چنانچہ کوئی شخص اس سے بات۔۔۔۔تک نہیں کرتا تھا۔ یہاں تک کہ وہ تائب ہوا اور وہاں کے گورنر نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس کے تائب ہونے کی خبر لکھ بھیجی۔ تب آپ نے لوگوں کو اجازت دی کہ اس سے بات چیت کر سکتے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نصر بن حجاج کا سر منڈوا کر اسے مدینہ سے نکال دیا تھا جب کہ عورتوں نے اشعار میں اس کی تشبیب شروع کر دی تھی اور فتنہ کا اندیشہ لاحق ہو گیا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ عرنیہ کے افراد کو جو سزا دی (اس کا قصہ صحاح میں موجود ہے) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ایک ایسے شخص کے بارے میں جو بدفعلی کراتا تھا صحابہ سے مشورہ کیا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے مشورہ دیا کہ اسے آگ میں جلا دیا جائے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو یہ حکم لکھ بھیجا۔ بعد ازاں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ اور ہشام بن عبدالملکؒ نے بھی اپنے اپنے دور خلافت میں اس قماش کے لوگوں کو آگ میں ڈالا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مرتدین کی ایک جماعت کو آگ میں جلایا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب کے مٹکے توڑنے اور اس کے مشکیزے پھاڑ دینے کا حکم فرمایا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن ان ہانڈیوں کو توڑنے کا حکم فرمایا جن میں گدھوں کا گوشت پکایا گیا تھا۔ پھر صحابہ کرامؓ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت چاہی کہ انہیں دھو کر استعمال کر لیا جائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دے دی۔ یہ واقعہ دونوں باتوں کے جواز پر دلالت کرتا ہے۔ کیونکہ ہانڈیوں کو توڑ ڈالنے کی سزا واجب نہیں تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس مکان کو جلا دینے کا حکم فرمایا جس میں شراب کی خرید و فرخت ہوتی تھی۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے جب رعیت سے الگ تھلگ اپنے گھر ہی میں فیصلہ کرنا شروع کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کا مکان جلا ڈالا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے عمال کے مال کا ایک حصہ ضبط کر کے مسلمانوں میں تقسیم کر دیا۔ ایک شخص نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مہر پر جعلی مہر بنوالی تھی اور بیت المال سے کوئی چیز لے لی تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے سو درے لگائے۔ دوسرے دن پھر سو درے لگائے اور تیسرے دن بھی سو درے لگائے۔ امام مالکؒ نے اسی کو لیا ہے۔ چنانچہ ان کا مسلک ہے کہ تعزیر کی مقدار ''حد'' سے زائد بھی ہو سکتی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جب ایک سائل ایسا دیکھا جس کے پاس قدر کفایت سے زائد غلہ موجود تھا چھین کر صدقہ کے اونٹوں کو کھلا دیا۔ ان کے علاوہ اس نوعیت کے اور بھی بہت سے واقعات ہیں اور صحیح اور معروف فیصلے ہیں۔ اور شرح سیر کبیر، جلد 3 صفحہ 75 میں ہے۔ اور کوئی مضائقہ نہیں کہ مسلمان کافروں کے ہاتھ غلہ اور کپڑا وغیرہ فروخت کریں۔ مگر جنگی سامان اور گھوڑے اور قیدی فروخت کرنے کی اجازت نہیں۔ خواہ وہ امن لے کر ان کے پاس آئے ہوں یا بغیر امان کے۔ کیونکہ ان چیزوں کے ذریعہ مسلمانوں کے مقابلے میں ان کو جنگی قوت حاصل

ہوگی۔اور مسلمانوں کے لئے ایسی کوئی چیز حلال نہیں جو مسلمانوں کے مقابلہ میں کافروں کو تقویت پہنچانے کا سبب بنے اور یہ علت دیگر سامان میں نہیں پائی جاتی۔پھر یہ حکم جب ہے جبکہ مسلمانوں نے ان کے کسی قلعہ کا محاصرہ نہ کیا ہوا ہو۔لیکن جب اُنہوں نے ان کے کسی قلعہ کا محاصرہ کیا ہوا ہوتو ان کے لئے مناسب نہیں کہ اہل قلعہ کے ہاتھ غلہ یا پانی یا کوئی ایسی چیز فروخت کریں جو ان کے قلعہ بند رہنے میں مدو معاون ثابت ہو۔کیونکہ مسلمانوں نے ان کا محاصرہ اسی لئے تو کیا ہے کہ ان کا رسد اور پانی ختم ہو جائے۔اور وہ اپنے کو مسلمانوں کے سپرد کردیں اور اللہ تعالیٰ کے حکم پر باہر نکل آئیں۔پس ان کے ہاتھ غلہ وغیرہ بیچنا ان کے قلعہ بند رہنے میں تقویت کا موجب ہوگا۔بخلاف گزشتہ بالا صورت کے کیونکہ اہل حرب اپنے ملک میں ایسی چیزیں حاصل کر سکتے ہیں جن کے ذریعہ وہاں قیام پذیر رہ سکیں۔انہیں مسلمانوں سے خریدنے کی ضرورت نہیں لیکن جو کافر کہ قلعہ بند ہوں اور مسلمانوں نے ان کا محاصرہ کر رکھا ہو وہ مسلمانوں کے کسی فرد سے ضروریات زندگی نہیں خرید سکتے۔لہٰذا کسی بھی مسلمان کو حلال نہیں کہ ان کے ہاتھ کسی قسم کی کوئی چیز فروخت کرے۔جو شخص ایسی حرکت کرے اور امام کو اس کا علم ہو جائے تو امام اسے تادیب اور سرزنش کرے۔کیونکہ اس نے غیر حلال فعل کا ارتکاب کیا ہے۔

مذکورہ بالا نصوص اور فقہاء اسلام کی تصریحات سے حسب ذیل اصول ونتائج منقع ہو کر سامنے آجاتے ہیں۔

1..... کفار محاربین سے دوستانہ تعلقات ناجائز اور حرام ہیں جو شخص ان سے ایسے روابط رکھے وہ گمراہ اور ظالم اور مستحق عذاب الیم ہے۔

2..... جو کافر مسلمانوں کے دین کا مذاق اُڑاتے ہیں۔ان کے ساتھ معاشرتی تعلقات نشست وبرخاست وغیرہ بھی حرام ہے۔

3..... جو کافر مسلمانوں سے برسرِ پیکار ہوں۔ان کے محلے میں ان کے ساتھ رہنا بھی ناجائز ہے۔

4..... مرتد کو سخت سے سخت سزا دینا ضروری ہے۔اس کی کوئی انسانی حرمت نہیں۔یہاں تک کہ اگر پیاس سے جان بلب ہو کر تڑپ رہا ہوتب بھی اسے پانی نہ پلایا جائے۔

5..... جو کافر مرتد اور باغی مسلمانوں کے خلاف ریشہ دوانیوں میں مصروف ہوں۔ان سے خرید وفروخت اور لین دین ناجائز ہے۔جبکہ اس سے ان کو تقویت حاصل ہوتی ہو۔بلکہ ان کی اقتصادی ناکہ بندی کر کے ان کی جارحانہ قوت کو مفلوج کر دینا واجب ہے۔

6..... مفسدوں سے اقتصادی مقاطعہ کرنا ظلم نہیں۔بلکہ شریعت اسلامیہ کا اہم ترین حکم اور اسوۂ رسول صلی

اللہ علیہ وسلم ہے۔

7..... اقتصادی اور معاشرتی مقاطعہ کے علاوہ مرتدوں، موذیوں اور مفسدوں کو یہ سزائیں بھی دی جاسکتی ہیں۔ قتل کرنا، شہر بدر کرنا، ان کے گھروں کو ویران کرنا، ان پر ہجوم کرنا وغیرہ۔

8..... اگر محارب کافروں اور مفسدوں کے خلاف کاروائی کرتے ہوئے ان کی عورتیں اور بچے بھی تبعاً اس کی زد میں آجائیں تو اس کی پروا نہیں کی جائے گی۔ ہاں اصالتہً عورتوں اور بچوں پر ہاتھ اُٹھانا جائز نہیں۔

9..... ان لوگوں کے خلاف مذکورہ بالا اقدامات کرنا دراصل اسلامی حکومت کا فرض ہے لیکن اگر حکومت اس میں کوتاہی کرے تو خود مسلمان بھی ایسے اقدامات کرسکتے ہیں جو ان کے دائرہ اختیار کے اندر ہوں۔ مگر انہیں کسی ایسے اقدام کی اجازت نہیں جس سے ملکی امن میں خلل وفساد کا اندیشہ ہو۔

10...... مکمل مقاطعہ صرف کافروں اور مفسدوں سے ہی جائز نہیں۔ بلکہ کسی سنگین نوعیت کے معاملہ میں ایک مسلمان کو بھی یہ سزا دی جاسکتی ہے۔

11...... زندیق اور ملحد جو بظاہر اسلام کا کلمہ پڑھتا ہو مگر اندرونی طور پر خبیث عقائد رکھتا ہو اور غلط تاویلات کے ذریعے اسلامی نصوص کو اپنے عقائد خبیثہ پر چسپاں کرتا ہو۔ اس کی حالت کافر اور مرتد سے بھی بدتر ہے کہ کافر اور مرتد کی توبہ بالاتفاق قابل قبول ہے۔ مگر بقول شامی زندیق کا نہ اسلام معتبر ہے نہ کلمہ۔ نہ اس کی توبہ قابل التفات ہے۔ الا یہ کہ وہ اپنے تمام عقائد خبیثہ سے برات کا اعلان کرے۔

ان اصول کی روشنی میں قادیانی / مرزائی فرد یا جماعت کی حیثیت اور ان سے اقتصادی ومعاشی اور معاشرتی وسیاسی مقاطعہ یا مکمل سوشل بائیکاٹ کا شرعی حکم بالکل واضح ہوجاتا ہے۔

قادیانیوں سے مکمل بائیکاٹ پر بریلوی مکتبہ فکر کا مؤقف

حدود وقصاص کا قائم کرنا حکومت کا کام ہے رعایا کا کام نہیں لیکن اگر معاشرہ میں بگاڑ پیدا ہو جائے کچھ افراد جرائم ومعاصی کا ارتکاب کرنے لگ جائیں تو ان کو درست اور سیدھا کرنے کے لیے معاشرہ کو برائیوں سے پاک صاف رکھنے کے لیے جرائم پیشہ افراد سے قطع تعلق (بائیکاٹ) کرنا ان کے ساتھ میل جول لین دین ترک کردینا ان سے رشتہ ناطہ نہ کرنا ان کی تقریبات شادی غمی میں شریک نہ ہونا ان کو اپنی تقریبات میں شامل نہ کرنا نہایت ہی پُرامن بے ضرر اور مؤثر ذریعہ ہے۔ آج سے تقریباً نصف صدی پہلے تک ہر زمانہ کے مسلمان اسی بائیکاٹ کے ذریعہ اصلاحِ معاشرہ کرتے چلے آئے ہیں چنانچہ شرح مشکوٰۃ میں ہے۔ **وهكذا كان دأب الصحابة ومن بعدهم من المؤمنين فى جميع الازمان فانهم كانوا يقاطعون من حاد الله ورسوله مع حاجتهم اليه وآثروا رضا الله تعالى على ذلك.** (مرقات شرح مشکوٰۃ جلد نمبر 10 صفحہ 290) "یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور ان کے بعد والے ہر زمانہ کے ایمان والوں کی یہ عادت رہی ہے کہ وہ خدا تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مخالفوں دشمنوں کے ساتھ بائیکاٹ کرتے رہے۔ حالانکہ ان ایمانداروں کو دنیوی طور پر ان مخالفوں کی احتیاج بھی ہوتی تھی لیکن وہ مسلمان خدا تعالیٰ کی رضا کو ترجیح دیتے ہوئے بائیکاٹ کرتے تھے خدا تعالیٰ مسلمانوں کو اپنی رضاجوئی کی اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔" (آمین)

یہ بائیکاٹ قرآن وحدیث کے عین مطابق ہے بلکہ سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے عملی طور پر بھی اس کو نافذ فرمایا۔ جب غزوۂ خیبر میں یہودیوں کا محاصرہ کیا اور یہودی قلعہ میں محصور ہو گئے اور کئی دن گزر گئے تو ایک یہودی آیا اور اس نے کہا اے ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم اگر آپ مہینہ بھر ان کا محاصرہ رکھیں تو ان کو پرواہ نہیں کیونکہ ان کے قلعہ کے نیچے پانی ہے وہ رات کے وقت قلعہ سے اترتے ہیں اور پانی پی کر واپس چلے جاتے ہیں تو اگر آپ ان کا پانی بند کر دیں تو جلدی کامیابی ہوگی۔ اس پر سیّد دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا پانی بند کر دیا تو وہ مجبور ہو کر قلعہ سے اتر آئے۔ **فسار رسول الله ﷺ الىٰ مائهم فقطعه عليهم فلما قطع عليهم خرجوا.** (زادالمعاد ابن قیم جلد 3 صفحہ 234 علی حاشی مواہب للزرقانی جلد 4 صفحہ 205)

اور ایک مرتبہ جبکہ حضرت سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ صحابی اوران کے ساتھی دو اور صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہم غزوۂ تبوک سے پیچھے رہ گئے۔ واپسی پر سید دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب طلبی فرمائی اور تمام مسلمانوں کو حکم دیا کہ ان تینوں کے ساتھ بات چیت ترک کردی جائے۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں **ونھی النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن کلامی و کلام صاحبی** (صحیح بخاری ص675 جلد2 باب **و علی الثلاثة الذین خلفوا حتی اذا الخ**)"یعنی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ساتھ اور میرے دوساتھیوں کے ساتھ بات چیت کرنے سے منع فرمادیا۔"

فاجتنب الناس کلامنا (صحیح بخاری صفحہ 675 ج2 باب **وعلی الثلاثة الذین خلفوا حتی اذا الخ**) ہمارے ساتھ کوئی بھی بات نہ کرتا تھا۔ اوراس بائیکاٹ کا اثر یہ ہوا کہ زمین باوجود وسیع ہونے کے ان پر تنگ ہوگئی بلکہ وہ اپنی جانوں سے بھی تنگ آگئے۔ حَتّٰۤی اِذَا ضَاقَتۡ عَلَیۡہِمُ الۡاَرۡضُ بِمَا رَحُبَتۡ وَ ضَاقَتۡ عَلَیۡہِمۡ اَنۡفُسُہُمۡ وَ ظَنُّوۡۤا اَنۡ لَّا مَلۡجَاَ مِنَ اللّٰہِ اِلَّاۤ اِلَیۡہِ (توبہ:118) یہ بائیکاٹ جب چالیس دن تک پہنچا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ اب ان کی بیویاں بھی ان سے الگ ہوجائیں۔ پھر جب پورے پچاس دن ہوگئے تو خدا تعالیٰ نے ان کی توبہ قبول فرمائی اوراس کا حکم بذریعہ وحی نازل فرمایا۔ (روح البیان)

تنبیہ یہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تھے ان سے لغزش ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب پاک صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے ان کی لغزش کو معاف فرمایا ان کی معافی کی سند قرآن مجید میں نازل فرمائی ان کے درجات بلند کیے، لہٰذا اب کسی کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ ان حضرات کے متعلق کوئی ادب سے گری ہوئی بات کہے یا دل میں بدگمانی رکھے، کیونکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ ایسا کرنا سراسر ہلاکت ہے اور دین کی بربادی ہے۔ خدا تعالیٰ ادب کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

قطع تعلقی (بائیکاٹ) کے متعلق قرآن پاک میں ہے

وَلَا تَرۡکَنُوۡۤا اِلَی الَّذِیۡنَ ظَلَمُوۡا فَتَمَسَّکُمُ النَّارُ (ھود:113)

یعنی ظالموں کی طرف میلان نہ کرو ورنہ تمھیں نار جہنم پہنچے گی۔

نیز قرآن پاک میں ہے فَلَا تَقۡعُدۡ بَعۡدَ الذِّکۡرٰی مَعَ الۡقَوۡمِ الظّٰلِمِیۡنَ (انعام:68)

یعنی یاد آنے کے بعد ظالموں کے پاس نہ بیٹھو۔

اور حدیث پاک میں ہے **عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما وقعت بنو اسرائیل فی المعاصی فنھتھم علمائھم فلم ینتھوا فجالسوھم فی**

مجالسهم واكلوهم وشاربوهم فضرب الله قلوب بعضهم على بعض ولَعَنهم على لسان داؤد وعيسى بن مريم ذالك بما عصوا وكانوا يعتدون قال فجلس رسول الله صلى الله عليه وسلم وكان متكئا فقال لا والذى نفسى بيده حتى تاطرو هم اطرا.

(ترمذی شریف جلد 2 صفحہ 135 باب تفسیر من سورۃ المائدہ)

''یعنی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب بنی اسرائیل گناہوں میں مبتلا ہوئے تو ان کو ان کے علماء نے منع کیا مگر وہ باز نہ آئے پھر ان علماء نے ان کے ساتھ ان کی مجلسوں میں بیٹھنا شروع کر دیا اور ان کے ساتھ کھاتے پیتے رہے، (بائیکاٹ نہ کیا) تو خدا تعالیٰ نے ان کو ایک دوسرے کے دلوں پر مار دیا اور حضرت داؤد علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زبانی ان پر لعنت بھیجی کیونکہ وہ نافرمانی کرتے حد سے بڑھ گئے تھے۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تکیہ لگائے تشریف فرما تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ کر بیٹھ گئے اور فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ جرائم پیشہ لوگوں کو روک لو۔''

مذکورہ بالا بائیکاٹ کا حکم ایسے لوگوں کے متعلق ہے جو عملی طور پر جرائم کا ارتکاب کرتے ہیں لیکن جو لوگ دین کے ساتھ دشمنی کریں اور خدا تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی شان وعظمت پر حملے کریں جیسے قادیانی / مرزائی گروہ، ایسے بدمذہبوں کے لیے سخت حکم ہے ان کے ساتھ بائیکاٹ نہ کرنا، میل میلاپ، محبت دوستی کرنا سخت حرام ہے۔ اگرچہ وہ ماں باپ ہوں یا بیٹے بیٹیاں ہوں، بہن بھائی کنبہ برادری ہو۔ قرآن پاک میں ہے۔

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْٓا اٰبَآءَكُمْ وَاِخْوَانَكُمْ اَوْلِيَآءَ اِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى الْاِيْمَانِ ؕ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ (التوبہ: 23)

یعنی اے ایمان والو! اگر تمہارے باپ دادا اور تمہارے، بہن بھائی ایمان پر کفر کو پسند کریں تو ان سے محبت و دوستی نہ کرو اور جو تم میں سے ان کے ساتھ دوستی کرے گا وہ ظالموں میں سے ہوگا۔'' نیز قرآن پاک میں ہے۔

لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ ؕ اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِىْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ وَاَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ ؕ وَيُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ؕ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ ؕ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (سورۃ المجادلہ: 22)

''یعنی تم نہ پاؤ گے کسی ایسی قوم کو جو خدا تعالیٰ پر اور آخرت پر ایمان رکھتے ہوں وہ دوستی کریں ایسے لوگوں سے جو دشمنی اور

مخالفت کریں اللہ تعالیٰ اوراس کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے اگر چہ وہ دشمنی کرنے والے ان کے باپ ہوں یا بیٹے ہوں بھائی ہوں یا کنبہ برداری ہو۔ ایسے ایمان والوں کے دلوں میں اللہ تعالیٰ نے ایمان نقش فرمادیا ہے اوران کی روح سے مدد فرماتا ہے اورانہیں بہشتوں میں داخل فرمائے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہیں۔ ان بہشتوں میں وہ ہمیشہ رہیں گے، خدا تعالیٰ ان سے راضی وہ خدا سے راضی یہ لوگ خدا تعالیٰ کی جماعت ہیں اور خدا تعالیٰ کی جماعت ہی دونوں جہاں میں کامیاب ہے۔''

آیت مذکورہ کا مفہوم یہ ہے کہ خدا تعالیٰ پر ایمان اوراس کے رسول کے دشمنوں کے ساتھ دوستی یہ دونوں چیزیں اکٹھی ہو ہی نہیں سکتیں چنانچہ تفسیر روح المعانی میں ہے۔

والکلام علی مافی الکشاف من باب التخییل خیل أن من الممتنع المحال أن تجد قوما مؤمنین یواذون المشرکین (روح المعانی جلد 28 صفحہ 35) ''یعنی آیت مبارکہ میں تصور دلایا گیا ہے کہ کوئی قوم مومن بھی ہو اور کفار ومشرکین کے ساتھ اس کی دوستی ومحبت بھی ہو یہ محال وممتنع ہے۔'' نیز اسی میں ہے۔

مبالغة فی النهی عنه والزجر عن ملابسته والتصلب فی مجانبة أعداء اللّٰه تعالیٰ۔

(روح المعانی جلد 28 صفحہ 35)

یعنی آیت مذکورہ میں خدا تعالیٰ اوراس کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں کے ساتھ محبت ودوستی کرنے سے مبالغہ کے ساتھ منع فرمایا اور ایسا کرنے والوں کے لئے زجروتوبیخ ہے اور خدا تعالیٰ کے دشمنوں سے الگ رہنے کی پختگی بیان کی گئی ہے۔ خدا تعالیٰ جل مجدہ نے اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام کے دلوں میں ایسا ایمان نقش کردیا تھا کہ ان کی نظروں میں حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں کسی کی کوئی وقعت ہی نہ تھی خواہ وہ باپ ہو کہ بیٹا بھائی ہو کہ بہن چنانچہ سیدنا امیر المومنین ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ ابوقحافہ کی زبان سے سید دوعالم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان میں گستاخی سنی تو اس کو ایسا مکا رسید کیا کہ وہ گر گیا جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عرض کیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا **أفعلت یا أبا بکر** اے ابوبکر آپ نے ایسا کیا ہے؟ عرض کی کہ ہاں یارسول اللہ **قال لا تعد، قال: واللّٰه لو کان السیف قریباً منی لضربته** (روح المعانی نمبر 28 صفحہ 37) ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ کی قسم اگر میرے قریب تلوار ہوتی تو میں اس کو ماردیتا، اس پر آیت مذکورہ نازل ہوئی (روح المعانی) اور سیدنا ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ کے منہ سے اپنے محبوب آقا کی شان میں کوئی ناپسندیدہ بات سنی تو اسے منع کیا وہ باز نہ آیا تو انھوں نے باپ کو قتل کردیا جیسے روح المعانی میں ہے۔

عن انس قال کان أی أبوعبیدة قتل أباه وهو من جملة أساری بدر بیده لما سمع منه فی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه وسلم مایکره ونهاه فلم ینته۔ (روح المعانی جلد28 صفحہ 37)

یوں ہی حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے اپنے ماموں عاص بن ہشام کو بدر کے دن اپنے ہاتھ سے قتل کر دیا اور حضرت مولیٰ علی شیر خدا رضی اللہ عنہ اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عبیدہ بن حارث رضی اللہ عنہ نے عتبہ شیبہ کو قتل کر دیا اور حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ نے اپنے بھائی عبید بن عمیر کو اپنے ہاتھ سے قتل کر دیا۔

خدا تعالیٰ ان پاک روحوں پر لاکھوں، کروڑوں، اربوں، کھربوں رحمتیں نازل فرمائے، جنھوں نے امت کو عشق مصطفیٰ کا درس دیا اور یہ ثابت کر دیا کہ ناموس مصطفےٰ کے سامنے سب ہیچ ہیں۔ حضور رحمت دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت وعظمت کے سامنے نہ کسی استاد کی عزت ہے نہ کسی پیر کا تقدس رہ جاتا ہے نہ ماں باپ کا وقار نہ بیوی بچوں کی محبت آڑے آتی ہے نہ مال ودولت ہی رکاوٹ بن سکتی ہے۔ سبحان من کتب الایمان فی قلوب المومنین وایدهم بروح منه۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے عشق ومحبت ہی کی بنا پر خدا تعالیٰ نے ان کے جذبات کی تعریف فرمائی ہے أَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ (الفتح: 29) یعنی وہ کافروں دشمنوں پر بڑے ہی سخت ہیں اور آپس میں رحم دل ہیں بلکہ اگر غور کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ خدا جل جلالہ ورسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں کے ساتھ دشمنی اور شدت کی مقدار پر ہی عشق ومحبت کا نکھار ہوتا ہے جو شخص محبت کا دعویٰ تو کرے لیکن محبوب کے دشمنوں کے ساتھ بغض وعداوت نہ رکھے وہ محبت میں سچا نہیں ہے وہ محبت محبت ہی نہیں ہے بلکہ وہ بربریت ہے دھوکہ ہے فریب ہے الحاصل خدا تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دوستوں کے ساتھ دوستی اور ان کے دشمنوں کے ساتھ دشمنی افضل الاعمال ہیں۔

حدیث پاک میں ہے۔ افضل الاعمال الحب فی اللّٰہ والبغض فی اللّٰہ (ابوداؤد شریف جلد2 صفحہ 164 باب حجانبه اهل الاهوا)۔ یعنی عملوں میں سے افضل ترین عمل خدا تعالیٰ کے دوستوں سے محبت کرنا اور خدا تعالیٰ کے دشمنوں سے دشمنی کرنا ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دربار الٰہی میں یوں دعا کرتے ہیں۔

اللّٰهمّ اجعلنا هادین مهتدین غیر ضالین ولا مضلّین سلما لا ولیئک وعدوّا لا عدائک نحب بحبک من احبّک ونعادی بعد عداوتک من خالفک اللّٰهم هذا الدّعاء وعلیک الاجابة۔

(ترمذی شریف جلد2 صفحہ 179 باب مایقول اذا قام من اللیل)

''یا اللہ! ہم کو ہدایت دہندہ ہدایت یافتہ کر، یا اللہ ہم کو گمراہ کرنے والا نہ کر، یا اللہ ہم کو اپنے دوستوں کے ساتھ

محبت و دوستی کرنے والا اور اپنے دشمنوں کے ساتھ دشمنی وعداوت رکھنے والا بنا۔ یا اللہ ہم تیری محبت کی وجہ سے تیرے دوستوں سے محبت کرتے ہیں اور تیرے دشمنوں کے ساتھ ان کی عداوت کی وجہ سے ہم ان سے عداوت رکھتے ہیں۔ یا اللہ یہ ہماری دعا ہے اسے قبول فرما۔“

ان ارشادات عالیہ کو وہ مصلح کلی حضرات آنکھیں کھول کر دیکھیں جو لوگ بے سوچے سمجھے جھٹ کہہ دیتے ہیں کہ حضور تو کافروں کو بھی گلے لگاتے تھے۔ ان حضرات سے سوال ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ کے ارشاد مبارک يَاأَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنَافِقِينَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ (التوبة : 73) کے مطابق حکم الٰہی کی تعمیل کرتے تھے یا نہیں۔ ہر مسلمان کا ایمان ہے کہ احکام خداوندی کی تکمیل سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر کوئی نہیں کر سکتا اور نہ کسی نے کی ہے۔ بنا بریں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد نبوی شریف سے منافقوں کا نام لے لے کر نکال دیا۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

”قام رسول صلى الله عليه وسلم يوم جمعة خطيبا فقال قم يا فلان فأخرج فانك منافق أخرج يا فلان فانك منافق فأخرجهم بأسمائهم ففضحهم ولم يك عمر بن الخطاب شهد تلك الجمعة لحاجة كانت له فلقيهم وهم يخرجون من المسجد فاختبأ منهم استحياء أنه لم يشهد الجمعة وظن أن الناس قد انصرفوا و اختبأوا هم منه وظنوا أنه قد علم بأمرهم فدخل المسجد فاذا الناس لم ينصرفوا فقال له رجل: أبشر يا عمر فقد فضح الله تعالى المنافقين اليوم۔ (تفسیر روح المعانی جلد 11 صفحہ 10، تفسیر مظہری جلد 4 صفحہ 289، تفسیر ابن کثیر جلد 2 صفحہ 384، تفسیر خازن جلد 3 صفحہ 125 تفسیر بغوی علی الخازن جلد 3 صفحہ 115 تفسیر روح البیان جلد 3 صفحہ 493)

”یعنی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن جب خطبہ کے لئے کھڑے ہوئے تو فرمایا اے فلاں تو منافق ہے لہٰذا مسجد سے نکل جا۔ اے فلاں تو بھی منافق ہے مسجد سے نکل جا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی منافقوں کے نام لے کر نکالا اور ان کو سب کے سامنے رسوا کیا۔ اس جمعہ کو حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ ابھی مسجد شریف میں حاضر نہیں ہوئے تھے کسی کام کی وجہ سے دیر ہوگئی تھی جب وہ منافق مسجد سے نکل کر رسوا ہو کر جا رہے تھے تو فاروق اعظم رضی اللہ عنہ شرم سے چھپ رہے تھے کہ مجھے تو دیر ہوگئی ہے، شاید جمعہ ہو گیا لیکن منافق فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے اپنی رسوائی کی وجہ سے چھپ رہے تھے پھر جب فاروق اعظم رضی اللہ عنہ مسجد میں داخل ہوئے تو ابھی جمعہ نہیں ہوا تھا۔ بعد میں ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے کہا اے عمر رضی اللہ عنہ تجھے خوشخبری ہو کہ آج خدا تعالیٰ نے منافقوں کو رسوا کر دیا ہے۔“ اور سیرت ابن

ہشام میں عنوان قائم کیا ہے۔ **طرد المنافقين من مسجد رسول الله تعالى عليه وسلم** (سیرت ابن ہشام جلد 1 صفحہ 528) اور اس کے تحت فرمایا کہ منافق لوگ مسجد میں آتے اور مسلمانوں کی باتیں سن کر ٹھٹھے کرتے، دین کا مذاق اڑاتے تھے ایک دن کچھ منافق مسجد نبوی شریف میں اکٹھے بیٹھے تھے اور آہستہ آہستہ آپس میں باتیں کر رہے تھے ایک دوسرے کے ساتھ قریب قریب بیٹھے تھے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھ کر کہا **فامر بهم رسول الله صلى الله عليه وسلم فأخرجوا من المسجد إخراجا عنيفا** ۔ (سیرت ابن ہشام جلد 1 صفحہ 528) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ ان منافقوں کو سختی سے نکال دیا جائے اس ارشاد پر حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ، خالد بن زید رضی اللہ عنہ اٹھ کھڑے ہوئے اور عمر بن قیس کو ٹانگ سے پکڑ کر گھسیٹتے گھسیٹتے مسجد سے باہر پھینک دیا۔ پھر حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ نے رافع بن ودیعہ کو پکڑا اس کے گلے میں چادر ڈال کر خوب بھینچا اور اس کے منہ پر طمانچہ مارا اور اس کو مسجد سے نکال دیا اور ساتھ ساتھ حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ فرماتے جاتے **اف لک منافقا خبيثا** (سیرت ابن ہشام جلد 1 صفحہ 528) ارے خبیث منافق تجھ پر افسوس ہے۔ اے منافق، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد سے نکل جا اور ادھر حضرت عمارہ بن حزم رضی اللہ عنہ نے زید بن عمرو کو داڑھی سے پکڑا زور سے کھینچا اور کھینچتے کھینچتے مسجد سے نکال دیا اور پھر اس کے سینے پر دونوں ہاتھوں سے تھپڑ مارا کہ وہ گر گیا اس منافق نے کہا اے عمارہ رضی اللہ عنہ تو نے مجھے بہت عذاب دیا ہے تو صحابی حضرت عمارہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، خدا تجھے دفع کرے جو خدا تعالیٰ نے تیرے لئے عذاب تیار کیا ہے وہ اس سے بھی سخت تر ہے۔ **فلا تقربن مسجد رسول الله صلى الله عليه وسلم** (سیرت ابن ہشام جلد 1 صفحہ 529) آئندہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد کے قریب نہ آنا۔

اور بنونجار قبیلہ کے دو صحابی ابو محمد رضی اللہ عنہ جو کہ بدری صحابی تھے اور ابو محمد مسعود رضی اللہ عنہ نے قیس بن عمرو کو جو کہ منافقین میں سے نوجوان تھے گدی پر مارنا شروع کیا حتیٰ کہ مسجد سے باہر نکال دیا۔ اور حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ نے جب سنا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے منافقوں کے نکال دینے کا حکم دیا ہے، حارث بن عمرو کو سر کے بالوں سے پکڑ کر زمین پر گھسیٹتے گھسیٹتے مسجد سے باہر نکال دیا۔ وہ منافق کہتا تھا اے ابن حارث رضی اللہ عنہ تو نے مجھ پر بہت سختی کی ہے تو انہوں نے جواب میں فرمایا اے خدا کے دشمن تو اسی لائق ہے تو نجس ہے پلید ہے آئندہ مسجد کے قریب نہ آنا۔ ادھر ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے اپنے بھائی زوی بن حارث کو سختی سے نکال کر فرمایا افسوس کہ تجھ پر شیطان کا تسلط ہے۔ (سیرت ابن ہشام جلد 1 صفحہ 529)

نیز خدا تعالیٰ نے مسلمانوں کو ارشاد فرمایا کہ تم ابراہیم علیہ السلام کی پیروی میں خدا تعالیٰ اور اس کے حبیب صلی

اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں سے ہمیشہ نفرت اور بیزاری رکھو، ارشاد ہے۔

قَدْ كَانَتْ لَكُمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِي إِبْرَاهِيمَ وَالَّذِينَ مَعَهُ إِذْ قَالُوا لِقَوْمِهِمْ إِنَّا بُرَآءُ مِنْكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ كَفَرْنَا بِكُمْ وَبَدَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَاءُ أَبَدًا حَتَّىٰ تُؤْمِنُوا بِاللَّهِ وَحْدَهُ

(سورة ممتحنه:4)

''یعنی اے ایمان والو! تمہارے لئے ابراہیم علیہ السلام اور ان کے ماننے والوں میں اچھی پیروی ہے۔ جبکہ انہوں نے اپنی قوم سے فرمایا کہ ہم تم سے اور تمہارے بتوں سے بیزار ہیں، ہم انکاری ہیں اور ہمارے تمہارے درمیان جب تک تم خدا وحدہ پر ایمان نہ لاؤ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے دشمنی ٹھن گئی ہے۔''

اور تفسیر روح المعانی میں حدیث قدسی منقول ہے۔ **یقول اللّٰہ تبارک وتعالیٰ و عزتی لا ینال رحمتی من لم یوال أولیائی ویعاد أعدائی۔** (صفحہ 35 ج 28) ''یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مجھے میری عزت کی قسم جو شخص میرے دوستوں کے ساتھ دوستی نہیں کرتا اور میرے دشمنوں کے ساتھ دشمنی نہیں کرتا وہ میری رحمت حاصل نہیں کرسکتا۔''

اور درۃ الناصحین میں علامہ خوبویؒ نے ایک حدیث پاک ذکر کی ہے۔ **وروی عن رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انه قال اوحی اللّٰہ تعالی الی موسٰی علیه السلام قال یاموسٰی هل عملت لی عملا قط قال الهی صلیت لک وصمت لک وتصدقت لک وذکرت لک فقال اللّٰہ تعالیٰ یا موسی ان الصلوة لک برهان والصوم لک جنة والصدقة لک ظل والذکر لک نور فای عمل عملت لی فقال دلّنی علی عمل هو لک قال یا موسی هل والیت لی ولیا وهل عادیت لی عدوا. فعلم ان احب الاعمال الی اللّٰہ تعالیٰ الحب فی اللّٰہ والبغض فی اللّٰہ.** (درة الناصحين صفحہ 210) ''یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کی طرف وحی بھیجی اے موسیٰ تو نے میرے لئے بھی کوئی عمل کیا ہے۔ موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام نے عرض کی یا اللہ میں نے تیرے لئے نماز پڑھی خدا تعالیٰ نے فرمایا نماز تو تیرے لیے ہی برہان بنے گی۔ عرض کی یا اللہ میں نے تیرے لئے روزے رکھے۔ خدا تعالیٰ نے فرمایا اے موسیٰ روزہ تو تیرے ہی لیے ڈھال بنے گا۔ پھر عرض کی میں نے تیرے لئے صدقہ دیا خدا تعالیٰ نے فرمایا صدقہ تو تیرے ہی لئے سایہ بنے گا۔ عرض کی میں نے تیرے لئے تیرا ذکر کیا۔ فرمایا اے موسیٰ ذکر تو تیرے ہی لئے نور ہوگا۔ بتا تو نے میرے لئے کون سا عمل کیا ہے موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی میرے پروردگار تو ہی بتا دے کہ وہ کونسا عمل ہے جو تیرے

لئے ہو۔ خدا تعالیٰ نے فرمایا اے پیارے موسیٰ کیا تو نے میرے دوستوں کے ساتھ محبت و دوستی کی ہے اور کیا تو نے میرے دشمنوں کے ساتھ دشمنی کی ہے (پس معلوم ہوا کہ اعمال میں سب سے بہترین عمل اللہ کے نزدیک اللہ ہی کے واسطے کسی سے محبت کرنا اور اللہ ہی کے لیے کسی سے دشمنی کرنا ہے)۔'' اسی طرح کا ایک واقعہ ایک ولی اللہ کے ساتھ پیش آیا۔ جیسا کہ تفسیر روح البیان جلد 4 صفحہ 378 پر ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ خدا تعالیٰ کے دربار میں خدا تعالیٰ کے دوستوں کے ساتھ محبت کرنا جتنا مقبول محبوب عمل ہے اتنا ہی خدا تعالیٰ کے دشمنوں کے ساتھ دشمنی و عداوت رکھنا مقبول و محبوب عمل ہے نیز خدا تعالیٰ اور اس کے پیارے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محبت اور ان کے دشمنوں جیسے قادیانی / مرزائی گستاخوں کی محبت آپس میں ضدیں ہیں یہ دونوں بیک وقت ایک دل میں جمع نہیں ہوسکتیں۔

مخدوم الاولیاء سیدنا امام ربانی خواجہ مجدد الف ثانی سرہندی قدس سرہ نے فرمایا۔

دو محبت متنافیہ جمع نشوند جمع ضدین را محال گفتہ اند محبت یکے مستلزم عداوت دیگر یست

(مکتوبات امام ربانی ؒ مکتوب نمبر 165 دفتر اول)

یعنی دو محبتیں جو ایک دوسرے سے ضد ہوں ایک دل میں جمع نہیں ہوسکتیں کیونکہ اجتماع ضدین محال ہے اگر خدا تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی دل میں محبت ہوگی تو خدا اور اس کے رسول کے دشمنوں کی محبت دل میں نہیں آسکتی خدا تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں کی جتنی محبت و دوستی دل میں آئے گی تو خدا و رسول (جل جلالہ و صلی اللہ علیہ وسلم) کی محبت اتنی ہی کم ہوجائے گی۔ نیز فرمایا

وعلامت کمال محبت کمال بغض است با اعداء او صلی اللہ علیہ وسلم (مکتوبات امام ربانی ؒ مکتوب نمبر 165 دفتر اول)

یعنی تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کمال محبت کی یہ علامت ہے کہ سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں کے ساتھ کمال بغض و عداوت ہو۔ نیز فرمایا

وبا کفار کہ دشمنان خدائی عزوجل اند و دشمنان رسول وے علیہ وعلی آلہ الصلوات والتسلیمات دشمن باید بود و در ذل و خواری ایشان سعی باید نمود و بہیچ وجہ عزت نباید داد و این بیدولتان را در مجلس خود راہ نباید

(مکتوبات امام ربانی ؒ مکتوب نمبر 165 دفتر اول)

یعنی کافروں کے ساتھ جو کہ خدا تعالیٰ اور اس کے پیارے حبیب کے دشمن ہیں دشمنی رکھنی چاہیے اور ان کو ذلیل و خوار کرنے میں کوشش کرنی چاہیے اور کسی طرح ان کی عزت نہیں کرنی چاہیے۔ اور ان بدبختوں کو اپنی مجلس میں نہیں

آ نے دینا چاہیے۔

نیز فرمایا، **دررنگِ سگان ایشان را دور باید داشت** (مکتوبات امام ربانیؒ مکتوب نمبر163 دفتر اول)

''یعنی خدا اور رسول کے دشمنوں کو کتوں کی طرح دور رکھنا چاہیے۔''

نیز فرمایا'' **پس عزتِ اسلام در خواریِ کفر واہل کفر است کسیکہ اہل کفر را عزیز داشت اہل اسلام را خوار ساخت۔**''

(مکتوبات امام ربانیؒ مکتوب نمبر 163 دفتر اول)

''یعنی اسلام کی عزت اسی میں ہے کہ کفر و کفار کو خوار و ذلیل کیا جائے جو شخص کفر والوں کی عزت کرتا ہے وہ حقیقت میں مسلمانوں کو ذلیل کرتا ہے۔''

نیز سید امام ربانیؒ نے فرمایا'' **راہیکہ بجناب قدسِ جد بزرگوار شما علیہ وعلیٰ آلہ الصلوات والتسلیمات میرساند نیست اگر باین راہ رفتہ نشود وصول بآن جناب قدس دشوار است۔**''

(مکتوبات امام ربانیؒ مکتوب نمبر 165 دفتر اول)

''یعنی رسول اکرم شفیع معظم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ تک لے جانے والا یہی ایک راستہ ہے (کہ ان کے دشمنوں کے ساتھ دشمنی رکھی جائے) اگر اس راستہ کو چھوڑ دیا جائے تو اس دربار تک رسائی مشکل ہے۔''

اور یہ بھی مسلم کہ سید اکرم نور مجسم فخر آدم صلی اللہ علیہ وسلم تک رسائی ہی دین ہے۔ ڈاکٹر سر اقبال مرحوم نے کیا خوب کہا ہے۔

بمصطفیٰ برساں خویش را کہ دین ہمہ اوست

اگر باو نرسیدی تمام بولہبی ست

یعنی تو اپنے آپ کو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک قدموں تک پہنچا دے اور اگر تو ان تک نہ پہنچ سکا تو تیرا سب کچھ ہی ابولہب ہے۔

بد مذہبوں (قادیانیوں/مرزائیوں) کے ساتھ بائیکاٹ کے متعلق چند احادیث مبارکہ بیان کی جاتی ہے۔

حدیث نمبر1: **عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکون فی آخر الزمان دجالون کذابون یاتونکم من الاحادیث بما لم تسمعوا انتم ولا اباؤکم فایاکم وایاھم لایضلونکم ولا یفتنونکم۔ (مسلم شریف جلد1 صفحہ10 باب النھی عن الروایۃ الخ)**

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آخری زمانہ میں

کچھ لوگ کذاب دجال بہت جھوٹے دھوکہ باز آئیں گے۔ وہ تم سے ایسی باتیں کریں گے جو نہ تم نے سنی ہوں گی اور نہ تمہارے باپ دادا نے سنی ہوں گی لہٰذا اے میری امت تم ان کو اپنے سے بچاؤ اور اپنے آپ کو ان سے بچاؤ کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کردیں کہیں وہ تمہیں فتنہ میں نہ ڈال دیں۔''

سبحان اللہ! کیا شان ہے تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نور نبوت سے پہلے ہی دیکھ لیا کہ دین کے ڈاکو آئیں گے۔ بھولے بھالے مسلمانوں کو اَن سنی اور بناوٹی باتیں سنا کر اپنے دجل وفریب سے ان کا ایمان لوٹیں گے۔ لہٰذا اس شفیق امت صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے سے ہی امت کو بچنے کی تدبیر بتائی کہ اے میری امت بے دینوں کے قریب مت بھٹکنا اور نہ ان کو اپنے قریب آنے دینا ورنہ گمراہ ہو جاؤ گے۔ لیکن امت کے کچھ بے لگام افراد ہیں جو کہتے پھرتے ہیں جی صاحب ہر کسی کی بات سننی چاہیے دیکھیں بھلا کہتے کیا ہیں۔ اسی بنا پر بد مذہبوں (جیسے قادیانیوں/ مرزائیوں) کے جلسوں پر جانے والے ان کا لٹریچر پڑھنے والے ان کی تقریریں سننے والے ہزاروں لوگ گمراہ بد دین ہوگئے۔ جہنم کا ایندھن بن گئے۔ **حسبنا اللّٰہ ونعم الو کیل ولا حول ولا قوۃ الا باللّٰہ العلی العظیم۔**

اے میرے مسلمان بھائیو ہوشیار، خبردار، ہوشیار، خبردار قادیانیوں/ مرزائیوں کے جلسوں میں مت جاؤ۔ ان کی تقریریں مت سنو! ان کے رسائل واخبارات مت پڑھو ورنہ پچھتاؤ گے۔ اگر تقریریں سنو تو اس کی جس کا دل عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے لبریز ہے۔ کتابیں اور رسالے پڑھو تو ان کے جن کے سینے عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے معمور ہیں۔ سیدنا محمد بن سیرینؒ کے متعلق منقول ہے۔ **عن اسماء بن عبید قال دخل رجلان من اصحاب الا ھواء علیٰ ابن سیرین فقالا یا ابابکر نحدثک بحدیث فقال لا فقالا فنقرء علیک آیۃ من کتاب اللّٰہ فقال لا لتقو مان علی اولا تو من قال فخر جا فقال بعض القوم یا ابوبکر وما کان علیک ان یقرا علیک آیۃ من کتاب اللّٰہ قال انی خشیت ان یقرا علی آیۃ فیقرا ذلک فی قلبی ۔** ''یعنی حضرت ابن سیرینؒ بیٹھے تھے کہ دو بد مذہب (اہل بدعت) آئے اور انھوں نے عرض کیا حضرت اجازت ہو تو ہم آپ کو ایک حدیث پاک سنائیں آپ نے فرمایا نہیں، پھر انہوں نے عرض کیا اجازت ہو تو ہم قرآن پاک کی آیت پڑھ کر سنائیں آپ نے فرمایا ہرگز نہیں یا تو تم یہاں سے اٹھ کر چلے جاؤ یا میں اٹھ کر چلا جاتا ہوں اس پر دونوں خائب وخاسر ہو کر چلے گئے تو کسی نے عرض کیا حضور اس میں کیا حرج تھا کہ وہ دو آدمی قرآن پاک کی کوئی آیت پاک سناتے اس پر حضرت سیدنا محمد بن سیرین قدس سرہ نے فرمایا کہ یہ دونوں بد مذہب تھے اگر یہ آیت پاک بیان کرتے وقت اپنی طرف سے اس میں لچر لگا دیتے تو مجھے ڈر تھا کہ کہیں وہ تحریف میرے دل میں بیٹھ جاتی (اور میں بھی بد مذہب ہو جاتا)۔

سبحان اللہ! وہ امام ابن سیرین جلیل القدر محدث قوم کے پیشوا۔ وقت کے علامہ، علم کا ٹھاٹھیں مارتا سمندر، وہ تو بدمذہبوں سے اتنا پرہیز کریں کہ قرآن پاک کی آیت ان سے سننے کے روادار نہیں اور آج کے اَن پڑھ دین سے بے خبر اتنی بے باکی اور جرأت سے کہہ دیتے ہیں کہ جی صاحب ہر کسی کی بات سننی چاہیے۔ **ولا حول ولا قوۃ الا باللّٰہ العلی العظیم۔**

یونہی حضرت سعید بن جبیرؓ سے کسی نے کوئی بات پوچھی تو آپ نے اس کو جواب نہ دیا۔ **فقیل لہ فقال از ایشان** کسی نے عرض کیا کہ حضرت آپ نے اس کو جواب کیوں نہیں دیا۔ تو آپ نے فرمایا یہ بدمذہبوں میں سے تھا۔

حدیث پاک نمبر2..... **قال رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم ان مجوس ھذہ الامۃ المکذبون باقدار اللہ ان مرضوا فلا تعود وھم وان ماتو افلا تشھد وھم وان لقیتمو ھم فلا تسلموا علیھم.** (ابن ماجہ شریف صفحہ ۱۰ باب فی القدر) ''یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قضا وقدر کو جھٹلانے والے اس امت کے مجوسی ہیں (حالانکہ وہ نمازیں بھی پڑھتے ہیں روزے بھی رکھتے ہیں) (قادنیوں کی طرح) فرمایا کہ اگر وہ بیمار پڑیں تو ان کو پوچھنے مت جاؤ اور اگر وہ مرجائیں تو ان کے مرنے پر ان کے جنازہ وغیرہ میں مت شریک ہو اگر تم سے ملیں تو ان کو سلام مت کرو۔

بزرگانِ دین کے ارشادات

حضرت سیدنا سہیل تستری رضی اللہ عنہ نے فرمایا **من صحح ایمانہ واخلص توحیدہ فانہ لا یانس الی مبتدع ولا یجالسہ ولا یواکلہ ولا یشاربہ ولا یصاحبہ ویظھر لہ من نفسہ العداوۃ والبغضاء** (روح المعانی جلد28 صفحہ 35) ''یعنی جس شخص نے اپنا ایمان درست کیا اور اپنی توحید کو خالص کیا وہ کسی بدمذہب (قادیانیوں/مرزائیوں) سے انس ومحبت نہ کرے گا، نہ اس کے پاس بیٹھے گا نہ اس کے ساتھ کھائے پیئے گا نہ اس کے ساتھ آئے گا بلکہ اپنی طرف سے اس کے لیے دشمنی اور بغض ظاہر کرے گا''۔

نیز فرمایا **من ضحک إلی مبتدع نزع اللّٰہ تعالیٰ نور الایمان من قلبہ ،ومن لم یصدق فلیجوب** (روح المعانی جلد28 صفحہ 35) ''یعنی جو شخص کسی بدمذہب (قادیانیوں/مرزائیوں) کے ساتھ خوش طبعی کرے، خدا تعالیٰ اس کے دل سے نور ایمان نکال لے گا۔ جس بندے کو اس بات کا اعتبار نہ آئے وہ تجربہ کرکے دیکھ لے۔''

تفسیر روح البیان میں ہے۔ **روی عن ابن المبارک روی فی المنام فقیل لہ مافعل اللّٰہ بک**

فقال عاتبنی وواقفنی ثلاثین سنة بسبب انی نظرت باللطف یوما الی مبتدع فقال انک لم تعاد عدوی فی الدین۔ (روح البیان صفحہ 419 جلد 4)

''وفات کے بعد کوئی شخص خواب میں سیدنا ابن مبارکؒ کی زیارت سے مشرف ہوا اور عرض کیا حضرت خدا تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا کیا تو فرمایا مجھے عتاب فرمایا اور مجھے تیس سال ایک روایت میں ہے تین سال کھڑے کیا اور اس عتاب کا سبب یہ کہ میں نے ایک دن ایک بدمذہب کی طرف شفقت سے دیکھا تھا۔ خدا تعالیٰ نے فرمایا اے ابن مبارک تو نے میرے ایک دین کے دشمن کے ساتھ دشمنی کیوں نہیں کی۔'' یہ واقعہ لکھنے کے بعد صاحب تفسیر روح البیان فرماتے ہیں۔ **فکیف حال القاعد بعد الذکریٰ مع القوم الظلمین** (روح البیان جلد 4 صفحہ 420) پس کیا حال ہوگا اس شخص کا جو دیدہ دانستہ دین کے ظالموں کے پاس بیٹھتا ہے۔

عارف باللہ حضرت علامہ حقیؒ کا ارشاد مبارک **ان القرین السوء یجر المرء الی النار ویحله دارالبوار فینبغی للمؤمن المخلص السنی ان یجتنب عن صحبة اهل الکفر والنفاق والبدعة حتی لا یسرق طبعه من اعتقادهم السوء وعملهم السئ** (روح البیان جلد 4 صفحہ 419) ''یعنی برا ہمنشین انسان کو دوزخ کی طرف کھینچ کر لے جاتا ہے اور اسے ہلاکت کے گڑھے میں ڈال دیتا ہے لہٰذا مخلص اور سنی مومن کو چاہیے کہ وہ کافروں منافقوں اور بدمذہبوں (قادیانیوں / مرزائیوں) کی صحبت سے بچے تا کہ اس کی طبیعت میں ان کا بدعقیدہ اور برا عمل سرایت نہ کر جائے۔

نیز عارف باللہ علامہ حقی نے فرمایا **فی الحدیث من احب قوماً علی عملهم حشر فی زمرتهم و حوسب بحسابهم و ان لم یعمل بعملهم** (روح البیان جلد 9 صفحہ 494) ''یعنی حدیث پاک میں ہے کہ جو شخص کسی قوم سے محبت کرے گا ان کے کسی عمل کو پسند کرے گا وہ اسی کے ساتھ اٹھایا جائے گا اور اس قوم کے ساتھ حساب میں شریک ہوگا۔ اگر چہ اس کے ساتھ اعمال میں شریک نہیں تھا۔''

نیز تفسیر روح البیان میں ہے۔ **ان الغلظة علی اعدآء اللہ من حسن الخلق فان ارحم الرحماء اذا کان مأمورا بالغلظة علیهم فما ظنک بغیره فهی لاتنا فی الرحمة علی الاحباب کما قال تعالیٰ أشداء علی الکفار** (روح البیان جلد 10 صفحہ 67) ''یعنی خدا تعالیٰ کے دشمنوں پر سختی کرنا یہ بھی حسن خلق میں داخل ہے اس لیے کہ جب سب مہربانوں سے مہربان آقا کو اعدائے دین پر سختی کرنے کا حکم ہے تو دوسرے کا کیا شمار۔ لہٰذا دشمنانِ دین پر سختی کرنا یہ دوستوں پر مہربانی کے منافی نہیں ہے۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ صحابہ کرام کی مدح کرتے ہوئے فرماتا

ہے وہ دشمنوں پر بڑے سخت ہیں اور اپنوں پر بڑے مہربان۔''

حضرت سیدنا فضیل بن عیاض رضی اللہ عنہ کا ارشاد گرامی ہے **من احب صاحب بدعة احبط اللہ عملہ واخرج نور الایمان من قلبہ** (غنیۃ الطالبین جلد 1 صفحہ 80) ''یعنی جس کسی نے بدمذہب (جیسے قادیانی/مرزائی) سے محبت کی، خدا تعالیٰ اس کا عمل برباد کردے گا اور اس کے دل سے نور ایمان نکال دے گا''۔

نیز فرمایا **واذا علم اللہ عزوجل من رجل انہ مبغض لصاحب بدعة رجوت اللہ تعالیٰ ان یغفر ذنوبہ وان قل عملہ** (غنیۃ الطالبین جلد 1 صفحہ 80) ''یعنی خدا تعالیٰ جب دیکھتا ہے کہ فلاں بندہ بدمذہبوں (جیسے قادیانیوں/مرزائیوں)) سے بغض رکھتا ہے مجھے اُمید ہے کہ خدا تعالیٰ اس کے گناہ بخش دے گا اگرچہ اس کی نیکیاں تھوڑی ہوں۔''

سرکار غوث اعظم محبوب سبحانی قطب ربانیؒ کا ارشاد مبارک ہے ''**ولا یجالسھم ولا یقرب منھم ولا یھنیھم فی الا عیاد واوقات السرور ولا یصلی علیھم اذاماتوا ولا یترحم علیھم اذا ذکروا بل یبائنھم ویعادیھم فی اللہ عزوجل معتقدا ببطلان مذھب اھل بدعة محتسبا بذلک الثواب الجزیل والاجر الکثیر** ''۔ (غنیۃ الطالبین جلد 1 صفحہ 80) ''یعنی بدمذہبوں (جیسے قادیانی/مرزائی) کے ساتھ نہ بیٹھے اور ان کے قریب نہ جائے اور نہ ہی انہیں عید وغیرہ شادی کے موقع پر مبارک دے اور جب وہ مرجائیں تو ان کا جنازہ نہ پڑھے اور جب ان (جیسے قادیانیوں/مرزائیوں) کا ذکر ہو تو رحمۃ اللہ علیہ نہ کہے بلکہ ان سے الگ رہے اور ان سے خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے عداوت رکھے یہ اعتقاد کرتے ہوئے کہ ان کا مذہب باطل ہے اور ایسا کرنے میں ثواب کثیر اور اجر عظیم کی امید رکھے۔''

امیر المومنین سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نماز مغرب پڑھ کر مسجد میں تشریف لائے تھے کہ ایک شخص نے آواز دی کون ہے جو مسافر کو کھانا کھلائے۔ سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے خادم سے فرمایا اس کو ساتھ لے آ وہ لے آیا۔ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے اسے کھانا منگا کر دیا اس نے کھانا شروع کیا اس کی زبان سے ایک بات نکلی جس سے بد مذہبی کی بو آتی تھی آپ رضی اللہ عنہ نے فورا اس کے سامنے سے کھانا اٹھوا لیا اور اس کو نکال دیا۔
(ملفوظات مولانا احمد رضا خانؒ حصہ اول صفحہ 107)

پھر یہ کہ خدا تعالیٰ کے نافرمانوں اور مخالفوں (قادیانیوں/مرزائیوں) کے ساتھ بائیکاٹ کرنا یہ کوئی نئی بات نہیں بلکہ یہ بائیکاٹ پہلی امتوں سے چلا آتا ہے۔ قرآن پاک میں ہے۔ وَسْـَٔلْهُمْ عَنِ الْقَرْيَةِ الَّتِيْ كَانَتْ حَاضِرَةَ الْبَحْرِ ۘ اِذْ يَعْدُوْنَ فِي السَّبْتِ اِذْ تَاْتِيْهِمْ حِيْتَانُهُمْ يَوْمَ سَبْتِهِمْ شُرَّعًا وَّيَوْمَ لَا يَسْبِتُوْنَ ۙ لَا تَاْتِيْهِمْ (الاعراف : 163)

''یعنی اصحاب سبت جن کی بستی دریا کے کنارے واقع تھی انہوں نے ہفتہ کے دن مچھلیاں پکڑ کر خدا اور اس کے نبی کی نافرمانی کی تو اس قوم کے تین گروہ ہو گئے۔ ایک گروہ نافرمانی کرنے والا دوسرا برائی سے روکنے والا تیسرا خاموش آخر فرمانبردار گروہ نے نافرمانوں سے ایسا بائیکاٹ کیا کہ درمیان میں دیوار کھڑی کردی نہ یہ ادھر جاتے نہ وہ ادھر آتے۔ جب نافرمانوں کی نافرمانی حد سے بڑھ گئی تو وہ بندر بنا کر ہلاک کر دیئے گئے۔

(تفسیر مظہری جلد سوم سورۃ اعراف صفحہ 476، تفسیر روح المعانی سورہ اعراف جلد نمبر 9 صفحہ 82)

پھر طرفہ یہ کہ ہر نمازی نماز وتر کی دعا میں پڑھتا ہے۔ ونخلع ونترک من یفجرک یا اللہ ہم ہر اس شخص سے قطع تعلق کریں گے اور علیحدہ ہو جائیں گے جو تیرا نافرمان ہے۔ عجیب معاملہ ہے کہ مسلمان مسجد میں دربارِ الٰہی میں کھڑا ہو کر مودبانہ ہاتھ باندھ کر عہد کرتا ہے کہ یا اللہ ہم تیرے نافرمانوں مخالفوں کے ساتھ بائیکاٹ کریں گے لیکن مسجد سے باہر آ کر ساری باتیں بھول جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ عہد پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

تتمہ نمبر 1...... یہ تھا دنیا میں مسلمانوں کا خدا تعالیٰ اور اس کے پیارے حبیب علیہ الصلوۃ والسلام کے دشمنوں کے ساتھ بائیکاٹ لیکن قیامت کے دن خدا تعالیٰ کی طرف سے بائیکاٹ ہوگا۔ چنانچہ قرآن پاک میں ہے

يَوْمَ يَقُولُ الْمُنٰفِقُونَ وَالْمُنٰفِقٰتُ لِلَّذِينَ اٰمَنُوا انْظُرُونَا نَقْتَبِسْ مِنْ نُّوْرِكُمْ قِيْلَ ارْجِعُوْا وَرَآءَكُمْ فَالْتَمِسُوْا نُوْرًا فَضُرِبَ بَيْنَهُمْ بِسُوْرٍ لَّهٗ بَابٌ بَاطِنُهٗ فِيْهِ الرَّحْمَةُ وَظَاهِرُهٗ مِنْ قِبَلِهِ الْعَذَابُ

(حدید:13)

''یعنی قیامت کے دن (جب پل صراط سے گذر ہوگا اور خدا تعالیٰ ایمان والوں کو نور عطا فرمائے گا) اس نور کو دیکھ کر منافق مرد اور عورتیں ایمان والوں سے کہیں گے کہ ہمیں ایک نگاہ دیکھو کہ ہم تمہارے نور سے کچھ حصہ لیں اس پر فرمایا جائے گا اپنے پیچھے لوٹو وہاں نور ڈھونڈو پھر جب وہ لوٹیں گے تو ان کے درمیان دیوار کھڑی کر دی جائی گی جس کا ایک دروازہ ہوگا۔ اس کے اندر ایک طرف رحمت ہوگی اور باہر کی طرف عذاب ہوگا''۔ یعنی دیوار کے ذریعہ ایسا مکمل بائیکاٹ کر دیا جائے گا کہ منافق لوگ ایمان والوں کے نور کی روشنی بھی نہ لے سکیں گے۔

نمبر 2...... جب قیامت کا دن ہوگا تو خدا تعالیٰ کی طرف سے اعلان ہوگا

وَامْتَازُوا الْيَوْمَ اَيُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ (یٰسین:59) یعنی اے نافرمانو، کافرو آج میرے بندوں سے الگ ہو جاؤ۔

خدا تعالیٰ سب کو دین اسلام کی پیروی کی توفیق عطا فرمائے اور قادیانیوں امرزائیوں کے ساتھ مکمل بائیکاٹ نصیب فرمائے۔ (آمین)

قادیانیوں سے مکمل بائیکاٹ پر اہلحدیث مکتبہ فکر کا مؤقف

مرزا غلام احمد قادیانی (علیہ من اللہ ما استحق) اپنے دعویٰ نبوت ورسالت، کفریہ وشرکیہ عقائد، گستاخانہ ہفوات، باطنی تلبیسات کی وجہ سے خود اور اس کے جملہ پیروکار دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ تقریباً تمام نواقض ایمان واسلام اس گروہ میں موجود ہیں۔

کفار کی چند اقسام:

(1) مشرک (بت پرست، آتش پرست وغیرہ)

(2) منافق

(3) کتابی

(4) مرتد

(5) عام کفار (مذکورہ بالا اقسام کے علاوہ دین اسلام یا اس کے کسی رکن یا جزو کا منکر ہو جیسے دہریے، نیچری، منکرین حدیث وغیرہ)

(6) زندیق، وہ شخص یا گروہ جو اسلام کا دعویٰ کرتا ہو لیکن خفیہ طور پر (خروج عن الملة) کافرانہ عقائد واعمال بد کا مرتکب ہو اور لوگوں کو اس کی دعوت بھی دیتا ہو۔

مرزا غلام احمد قادیانی اپنی تحریرات، عقائد، دعوؤں کی وجہ سے مرتد، کافر، مشرک، زندیق ٹھہرتا ہے اور اس کے جملہ پیروکار بھی کافر، زندیق ہیں۔ کیونکہ یہ لوگ بظاہر مسلمانی کا دعویٰ کرتے ہیں اور لوگوں کو گمراہ کرنے کیلئے قرآن مجید، احادیث رسول، صحابہ کرام، آئمہ دین، نماز، روزہ سے وابستگی ظاہر کرتے نظر آتے ہیں۔ **کبرت کلمة تخرج من افواههم ان يقولون الا كذبا (الکھف)** جب کہ حقیقت میں ان کا مقصد مختلف حیلوں بہانوں سے (کہیں حیات، وفات عیسیٰ علیہ السلام، مجدد، مثیل مسیح وغیرہ کا موضوع چھیڑ کر) مرزا غلام احمد قادیانی کی نبوت ورسالت کو تسلیم کروانا ہے۔ حق یہ ہے کہ قادیانیت دین اسلام کے مقابلہ میں الگ ایک مصنوعی مذہب ہے۔ یہ فتنہ ابتداً مذہبی تحریک کی صورت میں سامنے آیا تو علماء اہلحدیث شیخ الکل میاں نذیر حسین محدث دہلوی، مولانا عبدالحق غزنوی، صحافی اسلام مولانا محمد حسین بٹالوی، شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری، مولانا محدث عبدالرحمٰن مبارکفوری، مولانا محدث شمس الحق عظیم آبادی، مولانا

میر ابراہیم سیالکوٹی، مولانا محدث محمد بشیر سہوانی، مولانا عبداللہ روپڑی، مولانا عبداللہ معمار امرتسری، مولانا ابراہیم کمیر پوری، مولانا محمد عبداللہ گورداس پوری، شہید ملت مولانا علامہ احسان الٰہی ظہیر وغیرہم (**کثر اللہ امثالھم ورحمھم اللہ رحمتہ واسعۃ**) بالاتفاق جماعت اہلحدیث اور دیگر اسلامی گروہوں نے قادیانی امت کو اس کے پیشوا سمیت کافر زندیق قرار دیا۔ ملاحظہ ہو پاک و ہند کے علماء اسلام کا اولین فتویٰ مطبوعہ دارالدعوۃ السلفیہ لاہور، مرزائیت اور اسلام، فتاویٰ ثنائیہ، فتاویٰ نذیریہ وغیرہا۔

موجودہ حالات میں یہ انگریزی ناسور اور شیطانی تحریک اسلام کا لبادہ اوڑھ کر نہ صرف مذہبی یلغار کی صورت میں بلکہ عالم اسلام اور ملت اسلامیہ کے خلاف مختلف حربوں، چربوں سے ریشہ دوانیوں میں مصروف ہے اور ان لوگوں نے اپنی سیاسی اور عسکری تنظیمیں بنا رکھی ہیں جو ملت اسلامیہ کو معاشی، معاشرتی، اقتصادی، سیاسی، دینی نقصان پہنچانے میں مصروف کار ہیں۔ زندیق کے ساتھ ساتھ ان قباحتوں کا ہونا **ظلمات بعضھا فوق بعض** کا مصداق کامل ہے۔

لہٰذا صورت مسئولہ میں قادیانی/مرزائی جماعت یا اس کے کسی فرد سے برادرانہ تعلقات جس میں سلام وکلام، میل جول، نشست و برخاست، شادی وغمی میں شرکت، تجارت، لین دین، خرید وفروخت، ان کی تعلیم گاہوں، ہوٹلوں، ریستورانوں میں جانا اور ان سے کسی بھی قسم کی رواداری برتنا قطعی طور پر حرام ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے

لَا یَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ الْکٰفِرِیْنَ اَوْلِیَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِیْنَ ۚ وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِکَ فَلَیْسَ مِنَ اللّٰہِ فِیْ شَیْءٍ (ال عمران:28)

مومنوں کو چاہیے کہ ایمان والوں کو چھوڑ کر کافروں کو اپنا دوست نہ بنائیں اور جو کوئی ایسا کرے گا وہ اللہ تعالیٰ کی کسی حمایت میں نہیں۔

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا دِیْنَکُمْ ھُزُوًا وَّلَعِبًا مِّنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ مِنْ قَبْلِکُمْ وَالْکُفَّارَ اَوْلِیَآءَ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰہَ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ (المائدہ :57)

مسلمانو! ان لوگوں کو دوست نہ بناؤ جو تمہارے دین کو ہنسی کھیل بنائے ہوئے ہیں (خواہ) وہ ان میں سے ہوں جو تم سے پہلے کتاب دیئے گئے یا کفار ہوں اگر تم مومن ہو تو اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو۔

وَلَا تَرْکَنُوْٓا اِلَی الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّکُمُ النَّارُ (ھود : 113)

اور ظالموں کی طرف ہرگز نہ جھکنا، ورنہ تمہیں بھی (دوزخ) کی آگ لگ جائے گی۔

لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ (مجادلة : 22)

اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھنے والوں کو آپ اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرنے والوں سے محبت رکھتے ہوئے ہرگز نہ پائیں گے گو وہ ان کے باپ یا ان کے بیٹے یا ان کے بھائی یا ان کے کنبہ کے ہی کیوں نہ ہوں

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِيَآءَ تُلْقُوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ وَقَدْ كَفَرُوْا بِمَا جَآءَكُمْ مِّنَ الْحَقِّ (ممتحنه : 1)

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو میرے اور اپنے دشمنوں کو اپنا دوست نہ بناؤ تم تو دوستی سے ان کی طرف پیغام بھیجتے ہو اور وہ اس حق کے ساتھ جو تمہارے پاس آ چکا ہے کفر کرتے ہیں۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ قَدْ يَئِسُوْا مِنَ الْاٰخِرَةِ كَمَا يَئِسَ الْكُفَّارُ مِنْ اَصْحٰبِ الْقُبُوْرِ ﴿۱۳﴾ (ممتحنه : 13)

اے ایمان والو! تم اس قوم سے دوستی نہ رکھو جن پر اللہ کا غضب نازل ہو چکا ہے جو آخرت سے اس طرح مایوس ہو چکے ہیں جیسے مردہ اہل قبر سے کافر نا اُمید ہیں۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْٓا اٰبَآءَكُمْ وَاِخْوَانَكُمْ اَوْلِيَآءَ اِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى الْاِيْمَانِ ۭ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ (التوبه : 23)

اے ایمان والو! اپنے باپوں کو اور اپنے بھائیوں کو دوست نہ بناؤ، اگر وہ کفر کو ایمان سے زیادہ عزیز رکھیں۔ تم میں سے جو بھی ان سے محبت رکھے گا وہ پورا ظالم ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

آخری زمانہ میں دجال اور کذاب ہوں گے جو تمہارے پاس ایسی باتیں لائیں گے جن کو تم نے نہ سنا ہوگا، نہ تمہارے باپ دادا نے، تم ان سے دور رہنا (یاد رہے) وہ تم سے دور ہیں وہ تم کو گمراہ نہ کریں اور تم کو فتنہ میں نہ ڈالیں۔

(صحیح مسلم جلد اول صفحہ10)

مزید تفصیل کے لئے سنن ابی داؤد کی کتاب السنه الملی احکام المرتدین ملاحظہ فرمائیں

مزید برآں زندیق کے ساتھ سیدنا علیؓ کا سلوک

سیدنا علیؓ کے زمانہ میں ایسے لوگ موجود تھے جو دوسرے مسلمانوں کے ساتھ نمازیں پڑھتے تھے اور بیت المال سے نقد وجنس بھی پاتے تھے لیکن خفیہ طور پر بتوں کی پرستش بھی کرتے تھے۔ یہ لوگ پکڑے گئے اور حضرت علیؓ کے سامنے پیش کئے گئے۔ آپ نے انہیں مسجد میں بٹھایا یا شاید جیل خانہ میں رکھا پھر لوگوں سے فرمایا ''لوگو! اس قوم کے متعلق تمہارا کیا خیال ہے، جو بیت المال سے نقد وجنس وصول کرتے ہیں اور پھر بتوں کی پرستش کرتے ہیں؟'' لوگوں نے آپ کو انہیں قتل کرنے کا مشورہ دیا۔ آپ نے انکار کرتے ہوئے فرمایا ''میں ان کے ساتھ وہی کچھ کروں گا جو ہمارے جدامجد حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ کیا گیا تھا'' پھر آپ نے انہیں آگ میں جلا دیا۔ **(فقہ حضرت علی صفحہ 349 بحوالہ مصنف ابن ابی شیبہ)**

امام ابن قدامہ نے حضرت علیؓ سے روایت کی ہے کہ مرتد کو توبہ کی ترغیب کی جائے لیکن زندیق کو توبہ کی ترغیب نہیں دی جائے گی۔ حضرت علیؓ کے پاس ایک شخص لایا گیا جو عیسائی ہو گیا آپ نے اسے توبہ کرنے کیلئے کہا اس نے انکار کر دیا جس پر اس کی گردن اڑا دی گئی۔ ایک گروہ حضرت علیؓ کے پاس لایا گیا جو نمازیں تو پڑھتے تھے لیکن زندیق تھے جس کی عادل گواہوں نے شہادت بھی دی۔ انہوں نے بے دینی سے انکار کرتے ہوئے کہا کہ ہمارا دین تو صرف اسلام ہے۔ آپؓ نے ان لوگوں سے توبہ کا مطالبہ نہیں کیا اور ان کی گردن اُڑا دی۔ پھر آپؓ نے فرمایا ''تمہیں معلوم ہے کہ میں نے نصرانی کو کیوں توبہ کی ترغیب دی تھی؟ میں نے اس لیے ایسا کیا تھا کہ اس نے اپنے دین کا اظہار کر دیا تھا، لیکن زندیقوں کا یہ ٹولہ جس کے خلاف ثبوت بھی مہیا ہو یا تھا اسے میں نے اس لیے قتل کر دیا کہ یہ انکاری تھے حالانکہ ان کے خلاف گواہی قائم ہو چکی تھی۔'' **المغنی ابن قدامہ 141/8**

ڈاکٹر محمد رواس حفظہ اللہ اس اثر پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ حضرت علیؓ کی یہ رائے بہت صائب تھی کیونکہ زندیق تو پہلے ہی اظہار اسلام کر رہا ہے اس کی توبہ اظہار اسلام سے ہو سکتی ہے جو پہلے ہی حاصل ہے لیکن دوسری طرف اس کے کفر پر دلیل قائم ہو چکی ہے اب وہ جو اظہار اسلام کر رہا ہے تو ہو سکتا ہے کہ اس میں اسلام اور اہل اسلام کے خلاف کوئی چال پوشیدہ ہو۔ **(فقہ حضرت علیؓ صفحہ نمبر 346)**

صحیح بخاری میں موجود ہے کہ سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے زنادقہ (زندیقوں) کو جلا دیا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کو یہ خبر پہنچی تو انہوں نے فرمایا۔ میں ان کو جلاتا تو نہ کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کے عذاب (آگ) سے عذاب نہ دو۔ البتہ میں ان کو قتل کرتا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''جو کوئی اپنے

دین کو تبدیل کرے اس کو قتل کر دو۔" (صحیح بخاری رقم 6922، مسند احمد جلد اول صفحہ282)

جہاد سے تخلف کی بناء پر سیدنا کعب بن مالک، سیدنا مرارہ بن ربیع اور سیدنا بلال بن امیہ رضی اللہ عنہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کا معاشرتی بائیکاٹ تب تک رہا جب تک آسمان سے ان کی توبہ کی منظوری نہ اتری۔ ملاحظہ فرمائیں صحیح بخاری رقم الحدیث 4418

سیدنا عبداللہ بن عمرؓ کا بدعت اختیار کرنے والے شخص کے سلام کا جواب نہ دینا اور ان کا ایک دوست شام میں رہتا تھا جب اس نے بدعت اختیار کی تو جناب عبداللہؓ نے اس کو اپنی طرف خط لکھنے سے منع کر دیا۔ (سنن ابی داؤد رقم الحدیث4613)

لہٰذا قرآن مجید اور فرمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور سلف صالحین کے طرزِ عمل کو ملحوظ رکھتے ہوئے دین اسلام اور مسلمان دشمن قادیانیوں / مرزائیوں کے ساتھ مکمل مقاطعہ / بائیکاٹ ضروری ہے۔ یہ لوگ قرآن و حدیث، توحید وسنت کے دشمن، اللہ جل شانہ، انبیاء کرام علیہم السلام، صحابہ رضوان اللہ علیہم، آئمہ ومحدثین، شعائر اللہ مکہ، مدینہ کے گستاخ، عقل پرست، منکرین وحی، دین اسلام اور اہل اسلام کے دشمن اور مسلمانوں کی دشمنی میں کفار یہود ونصاریٰ کے گہرے دوست ہیں جو مسلمانوں کو معاشی، معاشرتی، سیاسی، دینی نقصان پہنچانے میں مصروف ہیں۔ جب بائیکاٹ کے علاوہ اصلاح کی کوئی اور صورت نہ ہو تو ان سے ذاتی، معاشرتی، معاشی، سیاسی، دینی رواداری برتنا حرام ہے اور قادیانیوں / مرزائیوں کا مکمل بائیکاٹ ضروری ہے۔

قادیانیوں سے مکمل بائیکاٹ پر جماعت اسلامی کا مئوقف

مرزا غلام احمد قادیانی دعوائے نبوت میں جھوٹا ہے۔ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے اس کے پیروکار بھی دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ غلام احمد قادیانی اپنے آپ کو نبی اور اپنے پیروکاروں کو مسلمان قرار دیتا ہے اور مسلمانوں کو کافر کہتا ہے اور اپنا ایک الگ گروہ گورنمنٹ برطانیہ کی خدمت کے لیے کھڑا کیا ہے۔ وہ خود بھی اپنے گروہ کو مسلمانوں سے الگ قرار دیتا ہے اور مسلمان بھی اسے الگ سمجھتے ہیں۔ اس کے وجود پر ایک صدی گزر چکی۔ پاکستان نے حکومتی اور عوامی سطح پر قادیانیوں کے تمام گروہوں کو ملت اسلامیہ سے خارج اور کافر قرار دیا ہے۔ ان کے لئے اسلامی اصطلاحات اور شعائر اسلامی کے استعمال کو ممنوع قرار دیا ہے۔ اس کے لئے امتناع قادیانیت کا قانون نافذ العمل ہے۔ لیکن یہ ابلیسی گروہ تبلیس سے کام لیتا ہے۔ آئین پاکستان اور امتناع قادیانیت قانون کی خلاف ورزی کرتے ہوئے مسلمانوں کا لبادہ اوڑھ کر مسلمانوں کے اندر اپنے کفریہ عقائد کی تبلیغ کرتا ہے، طاغوتی طاقتوں کے لئے جاسوسی کرتا ہے، مغربی استعمار کے خلاف اسلام منصوبوں کو عملی جامہ پہنانے کے لئے خفیہ طور پر سرگرم عمل رہتا ہے۔ اس وقت مسلمان مختلف ممالک میں جس بدامنی اور مصیبت کا شکار ہیں، اس میں اس قادیانی گروہ کا بڑا حصہ ہے۔ ایسے گروہ کے لئے شریعت کا پہلا حکم یہ ہے کہ اسے کافر اور زندیق سمجھا جائے۔ دوسرا حکم یہ ہے کہ اسے اپنی صفوں سے عملاً نکال باہر کیا جائے۔ اس کا سوشل، معاشرتی اور سیاسی بائیکاٹ کیا جائے۔ ان کے ساتھ کوئی بھی معاملہ نہ کیا جائے تاکہ یہ مسلمانوں کی آبادیوں، شہروں اور دیہات اور بازاروں میں رہائش نہ رکھ سکے آمد و رفت اور خرید و فروخت نہ کر سکے۔

قرآن پاک اور احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس بارے میں واضح اور صریح ہیں۔ امت مسلمہ کے تمام مکاتب فکر کا متفقہ فتویٰ ہے کہ اس شیطانی گروہ کا مکمل بائیکاٹ کیا جائے۔ ہم مفتی ولی حسنؒ اور اس کی تائید میں جاری کردہ فتاویٰ کی تائید کرتے ہیں۔

مرزا غلام احمد قادیانی انگریز کا خود کاشتہ پودا ہے۔ مسلمانوں کے دلوں سے جذبہ جہاد کو نکالنے کے لیے اس نے نبوت کا دعویٰ کر دیا۔ پھر اس کی سرپرستی کی۔ اس کی یہ سرپرستی پہلے دن سے لے کر آج تک قائم ہے بلکہ اب تمام طاغوتی قوتیں اس کی پشت پر ہیں اور اپنے اسلام اور مسلم دشمن منصوبوں کو اس کے ذریعہ عملی جامہ پہناتی ہیں۔ الحمدللہ علمائے

امت نے ایک صدی پر محیط تحریک کے ذریعہ اس شیطانی گروہ کو پارلیمنٹ سے غیر مسلم اقلیت قرار دینے میں کامیابی حاصل کرلی۔اب آئین پاکستان کی رو سے قادیانی غیر مسلم ہیں اس ان کے لئے اسلامی شعائر کا استعمال ممنوع قرار دے دیا گیا ہے۔اس فیصلہ سے اس گروہ اور اس کی سر پرست طاقتوں کو بڑا دکھ پہنچا ہے۔ یہ مسلسل اس کوشش میں ہیں کہ یہ فیصلہ کالعدم قرار دے دیا جائے۔دوسری طرف دینی جماعتیں اور علماء امت اس کوشش میں ہیں کہ اس گروہ کو اپنے منطقی انجام تک پہنچا دیا جائے۔اس کے لئے پہلے مرحلے میں اس کا سوشل،معاشرتی،معاشی اور سیاسی بائیکاٹ ہے۔ ہمہ پہلو بائیکاٹ کے ذریعہ اسے ملت اسلامیہ کی صفوں سے نکال باہر کرنا ہے۔اس سے لین دین اور تعلقات کا خاتمہ ہے تاکہ یہ مسلمان آبادیوں،شہروں اور دیہات میں قیام نہ کر سکے۔اسے ملازمتیں نہ دی جائیں۔ایسی اقتصادی ناکہ بندی کی جائے کہ یہ یا تو تائب ہوکر دائرہ اسلام میں آجائیں یا پھر اپنے آقاؤں کے پاس چلے جائیں اور مسلمان آبادیاں اور ممالک ان سے پاک ہوجائیں۔

اس سلسلہ میں حضرت مولانا مفتی ولی حسن رحمۃ اللہ علیہ اور ان کی تائید میں جاری کردہ فتاویٰ کی تائید کی جاتی ہے۔اس بات کی ضرورت ہے کہ ان فتاویٰ کو عملی جامہ پہنانے کے لئے مسلسل جدوجہد کی جائے۔

قادیانیوں سے مکمل بائیکاٹ پر تنظیم اسلامی کا مؤقف

نبوت کا جھوٹا دعویدار مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے پیروکار قادیانی/مرزائی کافر ہیں اور ان کے کفر پر ملت اسلامیہ کے جمیع مکاتب فکر کا اتفاق ہے۔ان کی تکفیر کے دلائل پر اہل علم کی سینکڑوں کتب موجود ہیں اور اب تو ریاستی سطح پر بھی ان کو غیر مسلم قرار دے دیا گیا ہے، لہٰذا ان کا کفر قطعی ہے۔اب صرف یہ بات وضاحت طلب رہ جاتی ہے کہ ان کا کفر کس قسم کا ہے؟ یعنی یہ اہل کتاب کی طرح کے کافر ہیں کہ جن کے ساتھ کسی قدر معاملات کی شریعت اسلامیہ میں اجازت موجود ہے یا ان کا کفر مشرکین، زنادقہ اور مرتدین کا سا ہے کہ جن کے ساتھ خصوصی نوعیت کا معاشرتی بائیکاٹ ہونا چاہیے؟

قادیانیوں اور مرزائیوں کا شرعی حکم سمجھنے کے لئے آسانی کی خاطر ہم ان کو دو حصوں میں تقسیم کر سکتے ہیں:

پہلی قسم کے قادیانی تو وہ ہیں جو مسلمان سے قادیانی ہوتے ہیں۔ان کا حکم مرتدین کا ہے اور مرتد کی سزا سنت اور اجماع امت کی روشنی میں قتل ہے۔قتل کی یہ سزا ریاست جاری کرے گی اور اس سزا کے اجراء سے پہلے علماء کی طرف سے مرتدین پر اتمام حجت کیا جائے گا تا کہ وہ دین اسلام کی طرف واپس لوٹ آئیں اور اپنے ارتداد سے توبہ کر لیں۔اس اتمام حجت کے باوجود بھی اگر کوئی شخص اپنے ارتداد پر اڑا رہے تو پھر اس کی سزا قتل ہے۔پس جس کی سزا شریعت اسلامیہ نے قتل مقرر کی ہو اس کے ساتھ معاشرتی تعلقات کی اجازت کیسے ہو سکتی ہے؟ پس مرتد قادیانیوں کے ساتھ کسی قسم کے خاندانی، کاروباری، معاشی، معاشرتی، سیاسی اور دوستانہ تعلقات روا رکھنا جائز نہیں ہیں اور اس کی وجہ ان کا ارتداد ہے۔اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

''من بدل دینه فاقتلوه.''

(صحیح بخاری، کتاب استتابة المرتدین والمعاندین وقتالهم، باب حکم المرتد والمرتدة واستتابتهم)

''جس نے اپنے دین (یعنی دین اسلام) کو تبدیل کر دیا اس کو قتل کر دو۔''

دوسری قسم کے قادیانی وہ ہیں جو نسلی (By Birth) قادیانی ہیں۔ان کے بارے یہ سوال پیدا ہو سکتا ہے کہ ان کا حکم اہل کتاب کا ہے یا نہیں؟ ان قادیانیوں کا حکم جاننے سے قبل علماء کرام کی بیان کردہ اقسام کفر کا اجمالاً ذکر مناسب ہوگا:

1-مشرکین یعنی بت پرست وآتش پرست وغیرہ

2-اہل کتاب یعنی یہود ونصاریٰ

3-منافقین یعنی اعتقادی

4-مرتدین یعنی اسلام کو چھوڑ کر کوئی اور دین قبول کرنے والے مثلاً قادیانیت' عیسائیت وغیرہ۔

5-زندیق' جو بظاہر اسلام کا دعویٰ کرے لیکن خفیہ طور پر کفریہ عقائد واعمال کا حامل اور داعی ہو۔

6-وہ مسلمان جنہیں اصول دین میں سے کسی اصول کا انکار کرنے کی وجہ سے بالاتفاق کافر قرار دیا گیا ہو' جیسا کہ منکرین حدیث وغیرہ۔

دوسری قسم کے قادیانی درحقیقت پانچویں قسم میں شامل ہیں یعنی یہ زنادقہ ہیں جو اپنے آپ کو مسلمان کہلواتے ہیں ۔ مسلمانوں کے شعائر یعنی قرآن' نماز' مسجد' زکوۃ وغیرہ کو اپناتے ہیں حالانکہ یہ مسلمان نہیں ہیں۔ قانون اور شرع کی روشنی میں ان کا خود کو مسلمان کہلوانا جائز بھی نہیں ہے۔ یہ اپنے آپ کو مسلمان کہلوا کر سادہ لوح مسلمانوں کو گمراہ کرتے ہیں۔ چنانچہ ایسے زنادقہ کے ساتھ عام معاشرتی تعلقات اور روابط عوام الناس کے ایمان کے لیے خطرہ کا موجب ہیں۔ چنانچہ زنادقہ کے بارے اہل علم کا یہ مؤقف بالکل درست ہے کہ ان کے ساتھ ہر قسم کا بائیکاٹ ہوگا جیسا کہ بریلوی' دیوبندی اور اہل حدیث علماء کے فتاویٰ سے ظاہر ہوتا ہے۔ ہمیں ان جمیع مکاتب فکر کے اس مؤقف سے اتفاق ہے کہ قادیانیوں یا مرزائیوں کے ساتھ ہر قسم کے تعلقات رکھنا ناجائز ہیں۔ ہاں' اگر کوئی مسلمان اپنے عقیدہ اور علم میں پختہ ہو اور وہ ان میں دعوت کا کام کرے تاکہ یہ اپنے کفریہ عقائد اور نظریات سے توبہ تائب ہو جائیں تو ہمارے نزدیک اس قسم کے داعی و مدعو کے تعلق کی رخصت بعض اہل علم کے لیے موجود ہے۔

حضرت مولانا خواجہ خلیل احمد صاحب مدظلہ
سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ میانوالی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ابوالسعد خلیل احمد عفی عنہ

خانقاہ سراجیہ

نقشبندیہ مجددیہ

کندیاں، ضلع میانوالی

پاکستان

پوسٹ کوڈ 42050

فون: 0300-6091121

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

عقیدہ: امت مسلمہ کا اجماعی عقیدہ ہے کہ سیدنا وسندنا ونبینا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ورسول ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہمیشہ کیلئے باب نبوت ورسالت بند کر دیا گیا۔ اب کسی فرد بشر کو تاج نبوت ورسالت عطا نہیں کیا جائیگا

دلائل: مسئلہ ختم نبوت پر کثرت سے دلائل قطعیہ موجود ہیں چند یہاں بیان کئے جاتے ہیں

قرآن وختم نبوت: ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبین وکان اللہ بکل شیئ علیما: اس آیۃ کریمہ میں آپ علیہ السلام کے آخری نبی ہونے کا اور ختم نبوت کا قطعی ثبوت موجود ہے؟

حدیث وختم نبوت؟ آپ علیہ السلام کا ارشاد گرامی ہے۔ انا خاتم النبین لانبی بعدی۔ اسی طرح آپ علیہ السلام کا ارشاد گرامی ہے انا آخر الانبیاء وانتم آخر الامم۔ آپ علیہ السلام نے مزید فرمایا لا نبی

بعدی ولا امتہ بعدکم ؟ اسی طرح سینکڑوں احادیث مبارکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر قطعی دلائل ہیں ؟

اجماع امت و ختم نبوۃ آپ علیہ السلام کی ختم نبوۃ پر پوری امت کا اجماع ہے ۔ خاتم النبین ، خاتم الانبیاء ، انا آخر الانبیاء ۔ جیسے کلماتِ طیبات کا یہی مفہوم و مطلب بیان کیا ہے کہ آپ علیہ السلام کے بعد نہ کوئی نبی ہے اور نہ ہی کوئی رسول ہے آپ علیہ السلام پر نبوت و رسالت کو ختم کر دیا گیا ۔ یہی وجہ ہے کہ خلیفۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم سیدنا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے منکرین ختم نبوت مسیلمہ کذاب اور اس کے ماننے والوں سے جہاد کر کے انکو جہنم واصل کیا اور اس عمل سے بتادیا کہ آپ علیہ السلام کے بعد نبوت و رسالت ختم ۔ آپ علیہ السلام آخری نبی و رسول ہیں اور آپ کے بعد مدعی نبوت کا انجام تلوار ہے

عقلِ سلیم و ختم نبوۃ امتِ مسلمہ کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ یہ کائنات فانی ہے اس نے ایک دن اپنے اختتام کو پہنچنا ہے ۔ باقی کب اختتام کو پہنچنا ہے اسکا علم اللہ تعالیٰ کے پاس ہے ۔ جب یہ مان لیا کہ یہ کائنات ختم ہونے والی ہے تو یہ ماننا بھی ضروری ہوگا کہ اس کائنات کے اجزاء و افراد متعین ہیں ۔ کوئی اول جز بن چکا تو کوئی آخری جز بنے گا جب وہ آخری جز بھی وجود میں آجائیگا اور اجزاء کا بڑھنا ختم ہو جائیگا تو اسی پر اس کائنات کی بساط کو لپیٹ دیا جائیگا ۔ ہاں البتہ ان اجزاء و افراد کی تعیین ۔ کہ کون اول ۔ کون آخر یہ بھی اللہ تعالیٰ کے علم ازلی میں ہے

افضل ترین جز۔ اس کائنات کے اجزاء وافراد میں سب سے افضل واشرف ترین جز حضرات انبیاء علیہم السلام کی ذواتِ قدسیہ ہیں ظاہر ہے یہ ذواتِ قدسیہ بھی علم الہی میں متعین ہیں اور یہ بھی علم الہی میں ہے کہ ان ذواتِ قدسیہ میں سے پہلے کون تشریف لائیں گے اور ان سب کے بعد ان سب کے آخر میں کون ذاتِ مقدس تشریف لائے گی۔ چنانچہ اللہ تعالی نے اپنے علم ازلی کے مطابق ان ذواتِ قدسیہ میں سے سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام کو اس کائنات میں ظاہر فرمایا۔ انکو ابوالبشر بنایا اور سب سے پہلا نبی بنایا قرآن کریم نے اسکو واضح فرمایا۔ امتِ مسلمہ کے علاوہ بھی سب انسانوں نے اس انتخاب الہی کو تسلیم کیا

آخری نبی۔ اب آخر میں وہ کون مقدس شخصیت ہے جن پر سلسلہ نبوت اختتام کو پہنچ رہا ہے ظاہر بات ہے کہ یہ بھی اللہ تعالی نے ظاہر فرمانا تھا چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اللہ تعالی نے اس شخصیت مقدسہ کو ظاہر فرمایا اور قرآن کریم میں اسکا اعلان فرمایا۔ ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین۔ اس آیۃ کریمہ میں آپ علیہ السلام کے اسم گرامی کی تصریح۔ منصب۔ مرتبہ اور آپکے خاتم النبیین ہونے کا بیان ہے۔ پھر اسی مضمون کو آپ علیہ السلام نے اپنے ارشاداتِ عالیہ میں بڑی وضاحت کے ساتھ بیان فرمایا۔ فرمایا انا خاتم النبیین لا نبی بعدی۔ انا آخر الانبیاء وانتم آخر الامم الی آخرہ۔ اور مزاج شناس نبوت۔ حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین نے ان نصوص